

# حَمْدُ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

پندرہ روزہ

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہندوستان کے چھوٹے چھوٹے قریوں اور موضعوں، عرب کے ریگستان اور پیلی  
میدان، اور افریقہ کے صحراء و بیابان سے لے گئے انگلستان اور پیرس اور برلن کے تمدن زاروں  
تک، اہر روز اور ہر روز میں بھی پانچ پانچ بار کس کے نام کی لپکار، اللہ کے نام کے ساتھ ساتھ  
بلند سوتی رہتی ہے؟ اپنی ذاتی عقیدت مندی کو الگ رکھنے مخصوص ایک خالی اللہ عن اور ناطف دار  
شماشائی کی جنتیت سے مخصوص واقعات پر نظر کر کے فرمائیے کہ یہ مرتبہ یہ اکرام، دنیا کی تاریخ معلوم سے لے کر آج  
تک کسی بادی، کسی رہبر کسی مخلوق کو حاصل ہوا ہے؟ جس بے کس اور بے بس سے ہمیں اس وقت جب کہ اسے  
زور اور قوت والے سردار ان قریش اپنے خیال میں کچل کر اور پیس کر رکھ کر تھے، اور اس کا نام و نشان تک  
ملتا جکے تھے، اس وعدہ ہوا تھا کہ:

پے سے یہ دھرم ہوا ہے: اس کا ذکر ملند نے کامیابی کرنے کے لئے تیرا ذکر ملند کر رکھا۔ اگر آوانہ اس کا ملند نہ ہوگا تو اور کس کا ہوگا؟ نام اس کا ورثتہ ملند نے تیرے کے تیرا ذکر ملند کر رکھا۔ اگر آوانہ اس کا ملند نہ ہوگا تو اور کس کا ہوگا؟ نام اس کا سرفراز اور سر ملند نہ ہوگا، تو اور کس کا ہوگا؟ ملند کی ذکر کی یہ وہ تفسیر ہے، جو اوراق سیل و نہار پر (چودہ سو برس....) سے ثابت چلی آرہی ہے چشمِ روز کا راستے صدیوں سے پڑھتی چلی آرہی ہے، اور خدا معلوم کب تک اسی طرح پڑھتی رہے گی!

## مولانا عبدالمالک جد دریا بادھے؟

ملخوذ از ذکر سوک

لارنچ ندہ سور و پے

# TAMEER-E-HAYAT

**FORTNIGHTLY**  
**NADWATUL-ULAMA, LUCKNOW-226 007 (India)**

Rs.5/-

لکھنؤ کے قدیم مشہور و معروف  
صلوں سے تیار کردہ خوشبو  
دار عطریات، محمدہ و اعلیٰ  
قسم کے روغنیات و عرق  
یکوڑہ، عرق گلاب  
و دیگر عطریات کی



ایک قابل اعتماد دوکان۔ ایک مرتبہ  
تشریف لا کر خدمت کا موقع دل

خط و کتابت کا یتھے

268898-०३

اظهار احمد اندیش میر فرموده، حکم لکھنؤ

ایک مینارہ مسجد کے سامنے اکبری گھٹ جوک لکھنؤ

فون نمبر ۹۱۰ ۳۶۴ ۲۶۷۹۱۰

کشمپیشن

# حاجی عبد الرزق خان، حاجی محمد نعیم خان مسعود خان

نورانی میل

دندان خشم پھوٹ کی بہترین دوا



**INDIAN CHEMICAL MAU.N.B. 275101**

یہل پر ڈرگ لائنس نمبر ۱۸/۷۷ U اور  
کیپ سول پر (۴۷) مارک ضرور دیکھیں، انڈین کمپنی کی کمپنی  
کوئی برابع نہ شہیں ہے دھوکہ نہ کھائیں۔ مٹو کا بنا اصلی نورانی تیل  
مٹو کا پتہ دیکھ کر خریدیں۔

شمس ط

جاپانی پکیجٹر کے ذریعہ آنکھوں کی جانشی کی جاتی ہے  
جسے Reflecto Meter AR-860

چشم سے متعلق تمام چیزیں وستیاب ہیں

چشمکه گھر، محلہ مہاجنی ٹول روڈ سراۓ مرد  
اسے۔ رجن (اعلیگ)



شمسیہ تحقیق ندوی

اکر بخ

# تو زندگی کا ثبوت دے رہی

یہ بات بار بار بھی جانتی ہے اور اکثر دینی تحریر پر کوئی قوت و وزر کے ساتھ بھی جانتی ہے اسلام ان کی دینی غیرت و محنت مر جیکے، قوم ماحول کے اشادہ و نبی تعلیم سے بے خبری و نادانی کی وجہ سے غیر وطن کی نقلی اور رسوم و روانگی کی شکار ہے، اپنے دینی اقدار اور اسلامی امتیازات و خصوصیات سے بہت دور جائی ہے، اور غیر قومیں دین اسلام کو اس کے حقائق، انسانیت کی فلاج کے خامن قواعد اعلیٰ اصول کا اندازہ مسلمانوں کی بے علیٰ سے لگاتی ہیں اور یہ قیاس کرنے ہیں کرایا اسی کی قسم دیکھئے۔

ہمارے برادران وطن سے بھی دوران سفر بسوں ٹرینوں میں اس قسم کے سوالات سے داسط پڑتا ہے، اس کی وجہ سے کہ اسلام اُسیں اور بالخصوص مغربی پریس اسلام اور مسلمانوں کے تعلق سے جو کچھ لکھا اور پر یونیورسٹی مکتبہ کے تاریخی اس سے لوگوں کے ذہنوں میں اسلام کے صاف تخفاف چشمہ جان کے باسے میں نہ صرف یہ کرشما کو شبہات پیدا ہوتے ہیں بلکہ مسلمانوں کو دنیا کی پہنچانہ و پست ترین قوم سمجھتے ہیں بلکہ مختلف طریقے اپنے ان کو غیر مندرجہ بہت گرد ثابت کرنے کے لئے ایڑی جوئی کا زور لگاتے ہیں جس کا طبع اخیر پڑتا ہے کہ بہت سے مسلمان بھی اس پر یونیورسٹی سے تنازع ہو کر اسلام اور اپنی قوم کے باسے میں احساس کتری کا شکار ہو جاتے ہیں۔

اسکی کے ساتھ ساتھ مغربی تہذیب سے مرجویت اور سینما اور ٹیلی ویژن کے فخش اور درہشت گردی کا ذہن بنانے والے بڑے گروہوں نے موجودہ دنیا کا جو ذہن بنادیا ہے اور اسکی کے ساتھ مال، چہرہ اور منصب شامل کرنے کی حد سے بڑی ہوئی پوس نے جو ماحول ہے، آخر ہمارے مسلمان نوجوان بھی تو اسی ماحول میں پہنچ رہے ہیں۔ یہ گواہ ماحول ان کو اسلامی تعلیمات کے سیکھنے سکھانے کی طرف مائل ہی نہیں ہونے دیتا کہیں یہ مذہب کے مانع والوں کا ہر آدمی اپنے مذہب کی پوری تعلیمات سے واقف نہیں ہوتا اور زیر ملن ہے۔ ہر مذہب کے کچھ مذہبی پیشو اور علاوہ ہوتے ہیں جو اپنے حکام کو مدد و معاشرت کے اعتبار سے دیکھا جائیں تائیں اور ان کا سپر عمل کرنے کا شوق دلاتے ہیں، اب اگر ماحول سازگار ہوتا ہے تو علاوہ کے اس بنانے اور سکھانے کا اثر جلد اور زیادہ پڑتا ہے اور اگر ماحول بگزا ہو جوہتا ہے جیسا کہ اس وقت ہے تو علاوہ کے اس کرنے اور بنانے کا اتنا اثر نہیں پڑتا جتنا پڑتا ہے، اسکی لئے بہت سے مسلمانوں میں بہت سماں خوبیاں پائی جاتی ہیں اس کی اسلام میں قطعاً اچاہت نہیں۔ لہذا انہیں عمل اور خط کار مسلمانوں کو محاربنا کر اسلامی قوائیں کو ظلمان اور غلط کہانی زیادتی کی بات ہے ان حالات اور پروپگنڈا کی وجہ سے بینک مسلمانوں میں بہت کی مکروہیاں پیدا ہو گئی اور جو غیروں کو اسلام کے سچے میں رکاوٹ بختمی ہیں تینکیں پر حصار سے بہت کہے جو اسلام دشمن طاقتوں پر یہودیت و عیسیائیت کی اسلام کو شخصی سے مفتر پر یونیورسٹی سے اسلام کے باسے میں پیدا ہوتے ہیں، اسلام کو مطابق فطرت اصول و ضوابط کتنا ہے اس لئے آج کی سیران و سرگردان دنیا کے جن افراد کو اسلام کے مطالعہ اور مسلمانوں کی بہت کی مکروہیوں کے باوجود مسلمان خاندانوں کو دیکھنے اور اپنے کے گھر میونظام میں جو گئے بڑی کے فرق و ادب کا منتظر ان کے لوگوں میں رنگ و حرست پیدا کرتا ہے اور بہت سے قواسم بقول کریم ہیں۔

سطور بالا کا مقصد یہ ہے کہ بیشک مسلمانوں میں بہت کی مکروہیاں ہیں جن کی... برا برخان دیکی کرتے رہنے اور احتساب کرتے پہنچنا مزبور ہے لیکن مایوس نہیں ہونا چاہئے، قوم زندہ ہے اور زندگی کا ثبوت دے رہی ہے۔

حکل ذہنم ہو تو یہی بہت تر خیر سے ساتی

خود ہمارے اس ملک میں جہاں مسلمانوں کی اقتصادی اپسماں گی اور غربت کا برابر ذکر کیا جاتا ہے کا یہ واقع نہیں ہے کہ قوم کے اخیں افراد کا دینی غیرت و محنت اور

25 نومبر 1945ء

## شہزادی اکنہ

- ۱۔ پاچ کاپی سے کم کی اکنہ سی جاری نہیں کی جاتی۔
- ۲۔ فی کاپی ۴۰۰ روپے کے حساب سے زر صفات بیشی رو ان کرنا ہو گی۔
- ۳۔ کمیشن جواب خط سے معلوم کریں۔

## نرخ اشتہار

- ۱۔ تغیر حیات کافی کام فی سیٹی میٹر R. 20/-
- ۲۔ کمیشن قواد اشاعت کے مطابق ہو گا جو آرڈر دینے پر مصروف ہو گا۔
- ۳۔ اشتہار کی نصف رقم پیشی جمع کرنا ضروری ہے۔

## بیرون ملک نمائندے

Mr. TARIQUE HASAN ASKARI Sb.  
P.O.Box No. 842  
MADINA MUNAWWARAH - (K.S.A.)

Mr. M. AKRAM NADWI  
O.C.I.S.  
St. CROSS COLLEGE  
Oxford OX1 3TU - U.K.

Mr. M. YAHYA SALLO NADVI Sb.  
P.O.Box No. 388  
Vereniging  
(S.AFRICA)

Mr. ABDUL HAI NADVI Sb.  
P.O.Box No. 10894  
DOHA - QATAR

Mr. QARI ABDUL HAMEED NADVI Sb.  
P.O.Box No. 12525  
DUBAI - (U.A.E.)

Mr. ATAULLAH Sb.  
Sector A-50, Near Sau Quater  
H. No. 109 Town Ship, Kaurangi  
KARACHI - 31 (Pakistan -)

Dr. A. M. Siddiqui Sb.  
98- Conklin Ave  
Woodmere  
New York 11598 - (U.S.A.)

دوس حصہ

ڈاکٹر محمد فیض اعظمی ندوی

شمس الحق ندوی

قوم زندہ ہے (داداری)

امیر سلیمان مسیب ایکٹن علی ندوی

بادیں ورق ورق

ڈاکٹر یارون رشد صدیقی

مولانا محمد اسحاق سنڈھی ندوی

مولانا عبد الرحمن پاریکھ

تاریخ دعوت و عزیمت

پر دینیروضی احمد صدیقی

مولانا سید محمد راجح علی ندوی

مولانا سید احمد صدیقی

محدث بہلے مذکورہ

محدث وحباب

محمد طارق ندوی

تغظیمدار کاغذی خانی پور

احمدی رپورٹ

مطالعہ ادب اسلامی

آنکاب عالم ندوی

مطالعہ کمپنی پر

امریکہ

پاکستان

دہلی

قطر

سوال و جواب

دھرم

دھ

# امنیت سارکا و بود غرزوہ پدر کا صدقہ

۱۵

اس بات کی خصانت کرہے دین قیامت تک باقی رہے گا۔

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

ندوہ میں تبلیغی اجتماع کے موقع پر ۱۹۴۵ء کو بعد نماز مغرب حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی نے ایک برازدگی، دعویٰ، علمی، فکری اور اصلاحی تقریر فرمائے۔ جس کو عالیہ اولیٰ کے طالب علم عزیز عالم نے ٹیپ بکارڈ سے نقل کیا جو افادہ عام کی غرض سے ہدایہ ناظرینے کی جا رہی ہے (ادارہ)

امال العد :-

فَاعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ  
بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
وَلَقَدْ نَصَرَكُمْ اللهُ بِمَا دَرَأَ لَكُمْ  
إِذْلَلَةً، فَاتَّقُوا اللهَ مَعَكُمْ تَشَكَّرُونَ  
(سُورَةُ الْأَعْرَافُ آيَتِي ١٢٣)

ام الْعَد:-  
فَاعُوذُ بِاللَّهِ مِن الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ  
**بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ**  
وَلَقَدْ نَصَرَكُمْ اللَّهُ بِبَدْرِ وَاتِّرٍ  
إِذْلَّةً، فَالْأَقْوَى اللَّهُ لِعَدْكُمْ تَشْكُرُونَ  
(سورة آل عمران آیت ۱۲۳)

ترجمہ:- اور یہ بات محقق ہے کہ حق تعالیٰ نے تم کو بدیر میں منصور فرمایا حالانکہ تم بے سروسامان تھے سو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو تاکہ تم شکر گزار ہو۔  
اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ ای مسلمانو!  
اللہ تعالیٰ نے تم کو بدیر میں فتح عطا فرمائی اسے  
حالت میں کہ تم بہت بے یار دم دگار تھے اور بہت خطرے میں تھے تو اللہ سے ڈرو تو تاکہ تم شکر گزار  
بندے بنو، ہمارے بہت سے ذی علم حضرات کو اور سند نشینوں کو بھن اہل علم کو بھی اور جو  
قرآن مجید کی آیات کا ترجمہ سمجھتے ہیں ان کو تعجب ہو گا کہ اس عظیم اثر تبلیغی اجتماع میں جس کا  
 موضوع تبلیغ و دعوت ہے یہ آئت کس مناسبت سے پڑھی گئی؟ کیا کچھ غزوات کا ذکر ہونے والا ہے؟  
کچھ غزوہ بدرا پر روشنی ڈالی جانے والی ہے کیا تاریخ کا کوئی درق کھولا جانے والا ہے، کوئی باب کھولا جانے والا ہے لیکن اس آیت کا تبلیغ و دعوت سے بھی اور ہم مسلمانوں کی زندگی سے بھی اور ہم مسلمانوں کی کامیابیوں سے اور اسلام کے آج دنیا میں موجود ہونے سے بھی۔ بڑا کہر اعلان ہے اگر میں یہ کہو کہ آپ کے سامنے ایک تاریخ کے طالبم کی حیثیت سے ایک نظر رکھنے والے انسان کی حیثیت سے کہ اس وقت دنیا میں جو مشرقی ممالک یہیں ان میں مسلمانوں کی آبادی بھی ہے، مسلمانوں کی شان اور شکران و شوکت بھی ہے اور دولت و شرود بھی ہے اور بھر دعوت و عزیمت کا کام بھی ہے اور مدارس بھی ہیں، کتب خانے بھی ہیں، بیان تکمیل کے میں بلا تکلف بغیر کسی تواضع کے کہتا ہوں کہ یہندو ہمیں ایک عالمی درسگاہ ہے جس کی شہرت تمام دنیا میں اور یاضی کا بھی دہ جو سبک عام فن ہے۔

بیشک جو مدارس و مکاتب قائم ہیں دننا کافی ہیں مزید کی ضرورت ہے اور جو قائم ہیں ان کے لفاظ میں باختیت افراد میں اس کا شور کم ہے یا نہیں ہے یادہ خر فی نظام تعلیم سے متاثر ہو کر اسلام کی طرف سے مایوس دیدگان ہیں ان کو چھوڑنے اور بیدار کرنے کی ضرورت ہے۔ اس زندہ دیاعزت قوم کے جن افراد میں خلفت یا نمود و شہرت بر قلم خرچ کرنے کا رواج ہے ان کو ہوشیار کرنے اور اسلامی تعلیمات اور حدائق و حدائق سے باخبر کرنے کی ضرورت ہے اور کام بھی تصنیف و تالیف اور مدارس و مکاتب علما کے مواعظ و تقریروں، اور دعوت و تسلیع کے نام پر مکلنے والے حضرات اور دیگر بہت سے مختلف عنوانوں سے قائم ہونے والی الجمیل، جماعت، اور تنظیموں کے رویا نجام دیا جا سکے جس کی دنیا کی کسی قوم میں خال نہیں حل سکتی۔ اس لئے برابری کھٹے جانا کہ قوم دہ بہمی ہے زندہ قوم کو پڑ مردہ بنانے کے مراد فہمگا۔ اب سایر سماں کر جب قوم زندہ ہے تو مختلف معاذوقوں کی وجہ سے اس کی دعوت و تسلیع کے نام پر میں صرف ہو کر نقصان کا باعث بن جاتا ہے۔ مسلمانوں میں اختلاف و انتشار کی نہ ختم ہونے والی صورت کا کہی بڑا سبب ہے اگر ذرا بھی سنجیدگی و حقیقت پسندی کے ساتھ اس پر غور کیا جائے تو یہ نات احتجی طرح سمجھ میں آجائے گی۔

اسی طرح ایک گروہ مفاد پرستوں کا ہوتا ہے جو بعض اپنے ذاتی فائدہ اور حصہ ادا و منصب کی خاطر قوم کی ان مصالحتوں سے جو خام مال کی شکل میں موجود ہوتی ہیں، اشتغال و جنبات پیدا کر کے خود فائدہ اور جو کام جسیں مخالفوں پر ہو رہے ہیں ان کو مزید بیتر

رکھ کر سوچتا ہی رہے اور سمجھا کر کے اور سلکیں لے کر کے اور اس پر ایک استغراق کی کیفیت طاری ہو جائے بلکہ بعض لوگ اگر اس میں بے ہوش ہو جائیں سوچنے میں تو کوئی تعجب کیتے نہیں لیکن ہم لوگ غور کرنے کے عادی نہیں گذرا جاتے ہیں ان چیزوں سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ اگر تو نے اس سماں پھر جماعت کو ہلاک کر دیا تو پھر سب کوئی ہو گا دنیا کا کارخانہ دیسا ہی رہے گا۔ وہی دنیا میں درونق ہو گے فتوحات ہوں گی بسلطنتیں ہوں گی، دولت کے دریا بہیں گے اور علم کے بھی دریا بہیں گے، لیکن ایک کام نہیں ہو گا وہ یہ کہ تیسری یعنی ایک خدا نے واحد کی عبادت نہ ہو گی اب اس کے بعد کیا ہو، سوچنے کی بات یہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے بالکل خارق العادات طریقہ پر مجید العقول اور بالکل محبہ از طریقہ پر یعنی صرف اس میں خدا کی طاقت ہی نظر آتی ہے، الادۂ الہی معلوم ہوتا ہے اور کچھ نہیں، اور قدرت الہی کا ایک جلوہ ہے اور قدرت الہی کی ایک شان ہے اور کچھ بھی نہیں، اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس فقرہ کے بعد ان تین سوتیرہ کو ان ایک ہزار پر فتح میں عطا فرائی و لقد نصر کمر اللہ ببدور و استمازلۃ فاتقو اللہ، بعدکم تشکرون، اللہ تعالیٰ زرما تا ہے اور اللہ تعالیٰ نے تم کو فتح دی، بدروں میدان میں اس حالت میں کہ تم بے اس تھے اور بالکل اس وقت منلوب تھے تو اللہ سے ڈرو تاکہ شکر گزار بندے بنو تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس امت کو اس باب کے خلاف نہ تائی کے خلاف، تجربوں کے خلاف اور حقائق کے کے خلاف اور ہر طریقہ کی ہیشین گویوں اور اندازوں کے خلاف جو فتح دی ہے ان تین سوتیرہ کو ایک ہزار پر، وہ اس بنای بر کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ بات قبول کر لی اور اس کی تصدیق فرمائی کہ یہ تین سوتیرہ کی جو تعداد ہے انہیں دجھ سے دنیا میں عبادت کا سلسلہ پڑھ گا اور ان تین سوتیرہ کی فتح سے امت کو جو اسان و امان حاصل ہو گا، اطمینان حاصل ہو گا اور ان کے جانشینوں کے ذریعہ یہ سلسلہ قیامت تک پڑھ گا۔ اس کی وجہ سے عبادت الہی دنیا میں قائم رہے گے تو اب جانتے ہیں کہ جب کسی چیز پر کسی شرط پر، کسی صفت پر

کسی ایسا یہ کے بیان کرنے پر بڑا نتیجہ نکلے اور اس پر بالکل خارق العادات طریقہ پر کوئی اس کا انعام ہو اور اس میں اللہ تعالیٰ فتح دے خلاف تیاس پھر تو اس شرط کو قائم رکھنا ضروری ہو جاتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس امت کے دنیا میں باقی رہنے کا اور اس امت کا دنیا میں آزادی کے ساتھ اللہ کی عبادت کرنے کا عبادت کے دعوت دینے کا اور دنیا میں اللہ تبارک و تعالیٰ کا تالن پھیلانے اور اس کو غالب کرنے کا اور پھر اس دنیا میں اس کو فتوحات حاصل کرنے کا اور سلطنتیں قائم کرنے کا اور اس دنیا میں اس کو علم کے دریا بہائیتے کا اور معرفت الہی کے در داڑے کھول دینے کا اور دنیا میں اس امت کو بہت طویل عمر تک اور کثیر حصہ میں دنیا کے اس امت کو آزادی کے ساتھ عزت کے ساتھ اور وقار کے ساتھ عظمت کے ساتھ رہنے کا موقع ملنے گا۔ ان سب کی شرط یہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی خود عبادت کریں، اللہ تبارک و تعالیٰ کے احکام پر عمل کریں، اللہ تبارک تعالیٰ کے قانون پر اللہ تبارک و تعالیٰ کی شریعت پر اور دوسروں کو بھی حکم دیں اور یہ آپ کچھ لیں کہ عبادت کے معنی صرف نماز روزہ کے نہیں، عبادت میں عقائد بھی داخل ہیں، عاملات بھی داخل ہیں، اخلاق بھی داخل ہیں۔ آئین دقاں کو بھی داخل ہیں ازدواجی زندگی کے جو طریقے خدا نے بتائے ہیں اور اس کے رسولؐ نے بتائے ہیں قرآن حدیث میں وہ بھی داخل ہے اور لوگوں کے ساتھ معاملہ کرنا بھی داخل ہے اور اس میں تجارت بھی داخل ہے اس میں جتنی محدثت کے اسباب ہیں، کب معاش کے جتنے اسباب ہیں سب داخل ہیں ان سب پر یہ امت عمل کرے گی، اللہ تعالیٰ کی پوری شریعت پر بوری نہیں کی ہوئی شریعت پر، اور اللہ کے رسولؐ کی عطا کی ہوئی اور سکھائی ہوئی شریعت پر، اور یہ امت عمل کرے گی اس میں اس بات کو قبول کرنے پر اور اس کی تصدیق کرنے پر اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان تین سوتیرہ کو ایک ہزار پر فتح دی تواب اگر یہ سب کچھ کرنے لے گے ایس اب کر سکتا اور عمل کی دعوت دینا اور دعوت و نسلیخ کا سلسلہ

جز بہ اتفاق مکی، اور مسلمانوں کی، جو اللہ تعالیٰ پر بھروسے رکھتے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کی مدود کو سمجھتے ہیں کہ اس کی مدود کام آئیوالی ہے دونوں میں کیا فرق ہے ماوی طور پر اور میدان جنگ میں جو چیزیں اہمیت رکھتی ہیں ان کے لحاظ سے آپ کی زبان سے یہ جملہ تکلا جو قیامت تک غور کرنے کے قابل اور غور کرنے کا سختی ہے، اور بہت یعنی کا سختی ہے اور اصولِ عمل بنائیں کا سختی ہے، اللہمَ إِنْ تَهْدِنَا هُدًى فَلَا يُحِبُّ الْعَصَابَةَ لَا تَعْبُدُ، آپ نرماتے ہیں کہ اے اللہ اگر تو نے اس مسخی بھروسہ صاعداً کو ہلاک کر دیا، ان ایک ہزار کے مقابلے میں کہ وہ ایک ہزار ہیں اور زیادہ سلسلہ ہیں اور یہ مسخی بھروسہ صاعداً جو بپرس طور پر سلسلہ بھی نہیں ہیں تو اور کچھ ہونہ ہو آپ کی عبادت اس دنیا میں نہیں ہو گئی تو یہ ایک بھی بھی کہہ سکتا ہے جو اللہ تبارک و تعالیٰ کا محظوظ بھی ہے اور مقرب ترین انسان ہیں اور مُلْهَمُونَ مِنَ اللَّهِ ہے، بڑی بات ہے کہ، وَمَا يَنْطَقُ عَنِ الْهُوَى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَى، اور نہیں بولتے اپنے نفس کی خواہش سے یہ تو حکم ہے بھیجا ہوا (سرورِ الجم' ایت) ملهم من اللہ ہے اور دنیا میں کوئی آدمی نہیں کہہ سکتا تھا نہ اولیاء اللہ میں سے نے قائدین جنگ میں سے اور نہ بڑے یہڑے مفروں اور فراست رکھنے والوں میں سے کوئی یہ بات کہہ سکتا تھا اور پھر کس سے یہ بات کہی جا رہی ہے، خدا کے غنی خدائے لمیز لیکر لیکر سے جو کسی چیز کا محتاج نہیں ہے اس کو کسی چیز سے ڈرایا نہیں جا سکتا لیکن یہ آپ ہی کی شان تھی کہ آپ نے یہ فرمایا، اور آپ نے فرمایا کیا بلکہ اللہ نے کہلوا یا نسج بات یہ ہے کہ دما یانطع عن الہوی ان ہو الْأَوْحَیُ يُوحَى، اور نئے آپ کی زبان سے کہلوا یا تاکہ قیامت تک مسلمانوں کو یاد رہے کہ کیا بات کہی گئی تھی اور کس بناء پر یہ بالکل خارق العادت طریقہ ہے، سجنزا نہ طریقہ ہے، محیر العقول طریقہ پیش شدہ دیگران بنادینے والے طریقہ پوآدمی دانتوں میں نکلی

کر رہا ہوں جی المصل سے اللہ تبارک و تعالیٰ کے بڑا راست اس کے پاس ہنگام آتے ہیں جن کو سب سے زیادہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی نصرت پر لیتی ہے اور جو اللہ تبارک و تعالیٰ کو ہر چیز پر قادر مانتا ہے وہ تابع نہیں ہے، اسبابِ دستارج کا قلد و کشت کا، تعداد کا اسلخ کی زیارتی کا، بالکل پابند نہیں ہے لیکن ان سے دیکھا نہیں گیا، اضطراری کیفیت ان پر بھی طاری ہو گئی انھوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اللہ تعالیٰ نفضل فرمائے گا، اس برا آپ بریثان نہ ہوں اور تسلی کے الفاظ فرمائے اس کے بعد اب جوبات آپ کو سنا تا ہے وہ ہم چاہتے ہیں کہ آپ اپنے ساتھ یہ کر کے جائیے وہ یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے اس وقت ایک جملہ نکلا، سیہر کے پڑھنے والی، کتابوں کے دیکھنے والے اکثر گزر جاتے ہیں، ان چیزوں سے اور وہاں غور نہیں کرتے، ایسا نہیں کہ جونک کر کھٹے ہو جائیں اور ہم پر ایک استغراقی کیفیت طاری ہو جائے اور ہم ڈوب پائیں، عوردن کریں ابھی آپ سے پوچھا جائے جو لوگ راستوں سے گذرتے ہیں بعد آلمآ آپ جب وہاں سے آتے ہیں تو وہ ایسے طرف ایک سائیں بورڈ پڑتا ہے کیا نکھا ہے تو آپ کچھی کا کہ جھی ہم نے تو خیال ہی نہیں کی کیوں کہ روزگزرنہا ہوتا ہے دن میں کسی کسی بارہ ہم نہر سے پیچھتے بھی نہیں اور کام بھی نہیں اس لئے ہم سے دو گ جو سیہر کی کتابیں پڑھتے ہیں اس سے گز جاتے ہیں بہت کم لوگوں نے اس پر غور کیا ہو کا کہ یہ کیسی ایک چونکا دینے والی اور بیدار کردینے والی اور عبرت یعنی والی اور عبرت حاصل کرنے کی صلاحیت پریدا کرنے والی چیزیں ہیں وہ ایسی چیز ہے کہ آدمی سب بھول جائے اور اس پر ہر ایک بالکل شش بارہ حین رہ کر کھڑا ہو جائے کہ کیا کہا جا رہا ہے، کیا فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا جائزہ لیا کیا تاناسب ہے، طاقتور میں کیا تاناسب ہے اسلام میں کیا تاناسب اور آپ برائیں الحجاج کی کیفیت طاری ہوئی کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی نہ دیکھا جاسکے، آپ نے نماز پڑھنی شروع کی اور اس طرز گریہ وزاری کے ساتھ دعا کرنی شروع کئے اور آپ برائیں الحجاج کی کیفیت طاری ہوئی کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ایک ہزار پر فتح ہوئی، کیا تین سوتیروں کو اس لئے فتح ہوئی کہ وہ زیادہ غبوط نہ سے اور زیادہ سکھتے یا زیادہ ان کے اندر جوش تھا کہ بات ہوئی تو اس کا سب سے زیادہ اندازہ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تھا پھر آپ پر اختعلاری کی کیفیت طاری ہوئی، ایک الحجاج کی تضریح کی، اور دعا و اذابت کی کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی نہ دیکھا جاسکے، آپ نے نماز پڑھنی شروع کی اور اس طرز گریہ وزاری کے ساتھ دعا کرنی شروع کئے اور آپ برائیں الحجاج کی کیفیت طاری ہوئی کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ہے تھے کہ میں کس سے بات

مکاتب

منصورہ تیار ہے جو بالکل اسل کشی کیا ہے مسلمی ملک کو اسپین بنا دینا اور مسلمانوں کے دل سے دین کی حرمت کیا تھی تو بلاجی چیز ہے، دین کی محنت کو نکال دینا چاہتا ہے اور دین پر فخر کرنے کے جذبہ کو نکال دینا چاہتا ہے جس کے لئے سب بیان بنا ہوا ہے، آبادی کو کنٹرول کرنے اور خواتین کی فلاج و بیویوں کے مسائل کو بہانہ بنا کر یورپی انسانیت کے خلاف سازش کی جا رہی ہے اس وقت بھی یہ امانت جو موجود ہے اور اخبار اللہ موجود ہے گی، قیامت تک موجود ہے گی یہ اس بنا پر کہ اللہ نے اس بات کو تسلیم کر دیا اپنے رسول کی زبان سے جو لفظ نلاحتاً لاتعبد کہ اس امانت کو اپنے خاکر دیا اس دنیا سے اس کا نام و نشان مت گی اور ان ایک بزرار کو ان تین سو ٹیکڑے پر جو اس دنیا میں ہمیشہ ہوتا رہا ہے اور عقل بھی، بحر بھی اور قیاس بھی اور دیاضی بھی اور فن حرب اور فن جنگ ب کا تعاہد ہے اسی کی وجہ سے اس کے بالکل پر خلاف اگر اس کا تجویر نکلا کر ان تین سو ٹیکڑے کو ایک بزرار پر فتح یوں فی تویں اس بنا پر کہ اللہ تعالیٰ نے اس بات کی تصدیق کی اور اس کو عالم لیا کہ عبادت کا رشتہ اس امانت سے بندھا ہوا ہے اس امانت کے ساتھ عبادت کا رشتہ باندھ دیا گیا ہے، یہ خود عبادت کریں اور دنیا کو عبادت کی دعویٰ دیں، مگر زیادہ وقت نہیں ہوں گا کہ بیمار و کمر و رہول کر توہیرے بھائیوں میں اپنے کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے اور آپ کی بتعارکی ہمارے اور آپ کے اس وقت جو ہم سمجھتے ہیں اس کو بھی میں کہتا ہوں اس مجھ کو بھی میں شامل کرتا ہوں، پر سوچ جمع آئے کا جہاں جہاں جمع کی تمازیں ہوں گی پھر جم کا زمان بھی انتہا اللہ کے انتہا اللہ مسلمان رحیم کریں گے آج آپ دنیا میں جو سفر کرتے ہیں اور مسافری میں کرتے ہیں اور عہد لیتے ہیں، بہر حال آپ کو زندگی کی آزادی حاصل ہے یہ سب صدقہ ہے یہ سب خفیل ہے اس کا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے رسول کی یہ بات تسلیم کر دی اور اس کے اصطلاح اور اصول فرق کی اصطلاح میں امانت میں بہت وسیع معنی ہیں یہ تو عرفی چیز ہے، تو جس ملک میں ہم رہتے ہیں اور جس آب بہاؤ میں رہتے ہیں اور جس ماحول میں رہتے ہیں، یہ اس کا خیال کرنے ہوئے اور اس کا احترام کرنے ہوئے اور اس کو ایک ضرورت سمجھتے ہوئے ہم کرنے ہوئے جس میں آپ دین کا اجراء کرنے لگتے ہیں، دینی نقطہ نظر سے اور دین کا حکم جیان کرنے لگتے ہیں۔ یہ شادی ہے بھی اس میں آدمی کو ازاد چھوڑ دیجئے۔

ہر جگہ مانگا جاتا ہے اور مطالبہ کیا جاتا ہے، جیز کا مسلمان بھی اگر مانگے تو اس میں کیا حرج ہے، یہ تو ایک بالکل خاندانی چیز ہے اور عرفی چیز ہے اور ماحول کی چیز ہے، نہیں اس کی اجازت نہیں دی جا سکتی، حقاً میں یہ اخلاق و معاملات اور محشرت اور باہمی تعلقات تک اور تجارت و زراعت تک سب میں اللہ کے احکام کی پیروی کرنا ضروری ہے اور امانت جو صحیح ہی گئی ہے کر جب اللہ کے رسول نے فرمایا "اللهم ان تهمل هذك العصابة لاتعبد" میں نے سیرت کی جھنی کتاب میں دیکھا "لاتعبد ابدًا" تک حضور صلی اللہ علی وسلم اور بھراللہ کے مبلغ اے اثر تبارک و تعالیٰ کی شان کے تھے، اللہ کی عظمت سے، آپ سے زیادہ کون واقع ہوتا ہے لیکن آپ کی زبان سے یہ الفاظ لکھے، آپ دیکھئے کہ یہ الفاظ ادا جوان کو ششد رہناد دینے والے اس کے قیاس و قوت قیاسیات کو بالکل ماؤن کر دینے والے الفاظ ہیں، اگر صحیح سیرت کی کتابوں میں نہ آتے اور حدیث کی کتابوں میں نہ آتے تو کتنا سخت نہیں کہ لکھنا کہ مسلمان میں یہ کہنا چاہوں کہ اس امانت کو اس بنا پر وقت دیا گیا ہے اور اس کو زندگی کی مہلت دی گئی ہے اس کو سب سہوتیں دی گئی ہیں اور اسی کے لئے نصرت الہی انسان سے بار بار آتی ہے اور آج بھی اللہ تعالیٰ حفاظت فرماتا ہے اس امانت کی، باوجود اس کے اس کو معلوم نہیں کہ اسرائیل امریکے اتحاد سے ایسا آکے کیا تعلق یہ تو عرف کی چیز ہے، عرف کے معنی فقه کی اور اطاعت پر پورے کے پورے داخل ہو جاؤ یعنی سو فیصلہ میں سلطان ہو جاؤ، سو فیصلہ میں اسلام میں داخل ہو جاؤ، اس میں پچاس فیصلہ میں سلطان ہو جاؤ، فیصلہ میں کی کوئی تقسیم نہیں۔ مسلمانوں میں اس کی تجسسیں آور نہ اس کی اجازت، نہ اس کا کوئی جوانسہ ہے مسلمان سلطان ہو جاؤ، فیصلہ میں پچاس فیصلہ کا دین پر مل ہے ہیں۔ نہیں! یہ بالکل کافی نہیں ہے ادخلوا نبی اسلام کا آفتہ پورے کے پورے سو فیصلہ داخلاں ہو جاؤ اور بھر بھی نہیں کہ داخل ہونے والے سو فیصلہ نہیں جس پر داخل ہوئے ہیں اور جس اطاعت کو قبول کر رہے ہیں اور جس آئین خداوندی کو قبول کر رہے ہیں اور جس دن میں داخل ہو رہے ہیں اس کے سو فیصلہ حصہ میں داخل ہو، یہ نہیں کہ سجدہ میں پاؤں تو رکھ دیئے اور جسم بابر تو آج میں آپ سے یہ کھوں گا اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اور اس ڈر سے کہیں خدا کے یہاں باز پر سے نہ ہو کہ نہیں ایک ایسا موقع ملا تھا اپنے اتنے بجا ٹیکوں سے بات کرنے کا اور وہ توجہ سے سن رہے تھے، ان مخلصین کی برکت سے جنحوں نے اس پر پہلے تقریریں کیں اور جنحوں نے اس جل کو بلایا ان سے کہ دین کو پورے عقول کے ساتھ، فرائض و عبادات کے ساتھ اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے معاشرے کے ساتھ پورے اسلامی معاشرے کے ساتھ اس کے اصول کے ساتھ، اس کی سادگی کے ساتھ، اور اس کی پابندیوں کے ساتھ اور اس پر جو حقوق ہیں جنہیں ان حقوق کی ادائیگی کے ساتھ قبول کرنا ضروری ہے یہ نہیں کہ فرائض بنی کنان کے تو آپ قائل بھی ہیں اور حاصل بھی ہیں اور پائیج وقت کی نثار بھی پڑھتے ہیں لیکن شادی میں نہ بولئے یہ شادی جو ہے شادی کا معاملہ یہ تو ایک ذاتی معاملہ ہے، خاندانی معاملہ ہے، اس میں تو پہلے جیش عرفی دیکھی جاتی ہے کہ کیا اس کی (SOCIOPOLITICAL POSITION) سماجی پوزیشن ہے فرض کیجئے کہ کسی نے لاکھ روپی خرچ کر دیا تو اس کا دین کے کیا تعلق یہ تو عرف کی چیز ہے، عرف کے معنی فقه کی

مسلمانوں اے مکا معظمرے آئے ہوئے مہاجر و اور حنجری نے اسلام قبول کیا ہے، فتح خبر کے انصار یو! اگر تم توگ دنیا میں کفر و شرک کا مقابلہ کرنے کے لئے اور دنیا نے ضلالت مٹانے کے لئے، دنیا میں بدایت پھلانے کے لئے دنیا والوں کا سرالشہر کے سامنے جھکانے کے لئے دنیا کو سچائی اور اخلاقی حسن پر عمل کرنے کے لئے اور نفس پرستی اور شہروانیت اور شیطانیت، ان سب سے بچانے کے لئے اگر تم زکھرے ہوئے اور اگر اس کے لئے تم نے کمزبانی تک فتنہ فی الارض و فساد کبیر، تو دنیا میں ایک فاد عظیم برپا ہو گا، میں نے مکا معظمرے میں عربیل کو خطاب کرنے ہوئے کہا کہ آپ بعامت کہتر بقیت بہتر ہیں آپ ہمی کے اسلام لئے جو سماں بھرتے ان کی تعداد تھی، بخاری شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ تین مرتبہ مسلمانوں کی مردم شماری ہوئی تو کسی میں چند سو نکلے اور پھر اخیر میں شاید دو ڈھانی ہزار یا اس سے کچھ کم و بیش۔ اتنی بھوئی تعداد لکھ لیکن یہ بعامت کہتر بقیت بہتر تھے یعنی قدر و قامت کے لحاظ سے، ابھی تعداد کے لحاظ سے مٹھی بھرتے سکن لپٹے مقصد کے لحاظ سے، ابھی افادیت کے لحاظ سے اپنی دعوت کے لحاظ سے، اپنے اعمال کے لحاظ سے وہ بقیت بہتر تھے، تو آپ بھی یہ سمجھ لیجئے کہ آج بھی دنیا میں بعامت کہتر بقیت بہتر ہیں لیکن بقیت بہتر کیا ہے یہ صفت پیدا ہو گئی اسلام پر عمل کرنے سے۔

عبادت و سیح معنی میں جس کو عربی میں اور قرآن اور حدیث کی اصطلاح میں عبادت کہتے ہیں، ہمارے یہاں عبادت کس کو کہتے ہیں؟ ذرا سی دعا مانگ لی اور خاز پڑھلی ایک دور کھٹ، بھجی ہم نے عبادت کی، عربی میں عبادت کا مفہوم بہت وسیع ہے اس میں سارے احکام الہی آجائے ہیں اور جیسے میں کہا کہ تاہوں کا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:- **أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ**

**بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذَا أَيْمَانُ الَّذِينَ آمَنُوا**

**أَدْخُلُوا نَحْنُ إِلَيْنَا كَافَةً وَلَا تَنْبَغِيُّوا أَخْطُواتَ**

**الشَّيْطَانِ إِلَّا إِنَّ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى كَمَا سَأَلَ صَلَوةً**

محکم رہا، یا محنت ہو گیا۔ یہ دین جو آج تک باقی ہے ہر فہری نہیں کر باقی ہے اور کوئی رد و بدل نہیں ہوا، اور اپنی اصل شکل میں باقی ہے، اپنی خصوصیات کے ساتھ باقی ہے، اپنے عقائد کے ساتھ باقی ہے، اپنے فرانص و عبادات کے ساتھ باقی ہے، ذکر اللہ کے ساتھ باقی ہے، اور صلاة النبی کے ساتھ باقی ہے، اللہ کی اطاعت اور فرمابندرداری اور اس کے ساتھ محبت اور رشتہ رسول کے ساتھ باقی ہے، اور یہ حق کی حمایت کے جذب کے ساتھ باقی ہے اور باطل کا مقابلہ کرنے کے جوش کے ساتھ باقی ہے اور یہ استحتو کو مودن سمجھتی ہے اور منکر کو منکر سمجھتی ہے اور نفس شیطان اور الہی فرمان کے فرق کو سمجھتی ہے کہ اس دنیا میں کہیں اس کا وجود نہیں ہے، اللہ تبارک تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید کا یہ سمجھہ ہے کہ سورہ فاتحہ کو جو سب سے زیادہ پڑھی جائے والی سورۃ ہے اس سورۃ کے آخر میں آتا ہے:-

**"اَهَدْنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ، صِرَاطَ الَّذِينَ**  
**الْغُرُتْ عَلَيْهِمْ غَيْرُ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ**  
**وَلَا الصَّالِحِينَ"**

اب مسلمانوں کے بعد جو مذاہب رہ جاتے تھے، جہاں تک آسمانی مذاہب کا تعلق ہے تو دو سے بڑے مذاہب ہیں جو اس وقت تک دنیا میں باقی ہیں، ایک یہودیت اور ایک عیاالت، اور ایک کے بارے میں فرمایا۔

المغضوب علیہم اور دوسرا کے بارے میں فرمایا ہے الصالحین۔ صرف اس امت کو سیدھی راہ حاصل ہے اور کسیوں حاصل ہے اس لئے حاصل ہے کہ بدھ کی فتح ہوئی، بدھ میں یہ سب حضرت فتح یا بہو کراوفیان میں کے اکثر صحیح و سالم مدینہ تک پہنچنے کے اور وہاں جا کر انہوں نے یہ الفاظ دہرائے:-

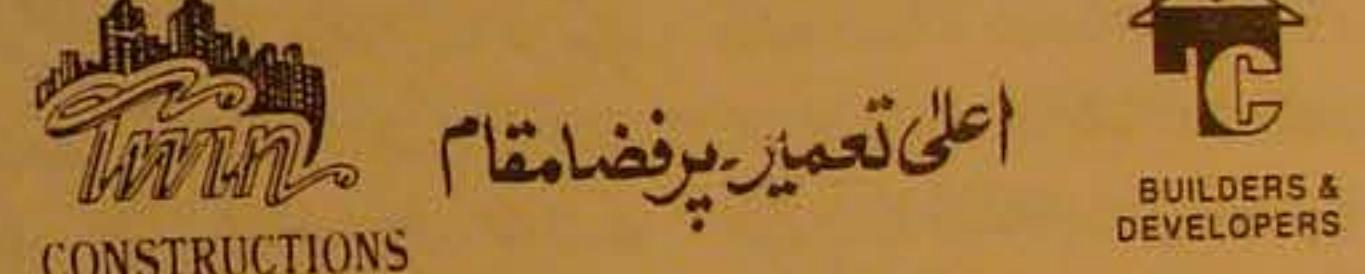
**"الْأَلْفُلُوَهُ تَكَنْ فَتْنَةً فِي الْأَرْضِ وَنَسَادَ**  
**كَبِيرَهُ"**

اس عجیب و غریب اقلیت سے جو بعامت کہتر بقیت بہتر تھی اپنی تو سمجھیجے کس سے کہا جا رہے ہے، الْأَلْفُلُوَهُ تک فتنہ فی الْأَرْضِ وَفَسَادَ کَبِيرَهُ، اے مسلمانوں! اور سمجھیجے

یہاں تک کہ میں ماں کہتا ہوں کہ خلافت راشدہ سے لے کر خلافت بھی تک، خلافت بھی ایسے سے یکر خلافت بنی ملک تک اور اس کے بعد کی سلطنتوں تک اور اس کے بعد پھر یہ پوری ساسانی سلطنت ایران کی، اس کا فتح ہونا اور ادھر روی سلطنت بارطیلینی سلطنت کا فتح ہونا یہ بالکل تقابل قیاس بات تھی کہ کوئی اتنی بڑی روی سلطنت کو شکست دے سکتا ہے، ادھر ایران کی سلطنت کا یہ حال تھا کہ مہدستان کی سرحدوں تک پہنچی ہوئی تھی سارا ایران، سارا عراق اس کے ماتحت تھا یہ ساری تقابل قیاس باتیں اور ناممکن عمل باتیں اور تقابل تھیں باتیں صرف اس وجہ سے ظہور میں آئیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ تسلیم کر دیا اور اس بات کی تصدیق فرمائی اور قبول فرمالا کہ اس امت کے ذریعہ دنیا میں عبادت کا مسئلہ جاری رہے گا اور اس خود عبادت کرے گی اور درسردی کو عبادت کی دعوت دے گی، تو جو کچھ سلازوں کو ملا آج صاف میں کہتا ہوں کہ ابھی آپ نے جو مغرب کی نماز پڑھی یہ فتح بدر کا تجوید اور برکت ہے، یہ ابھی لئے مسلمان جمع ہو گئے ایک دعوت پر اور ایک تبلیغ کے اجلاس پر، تبلیغی دعوت پر، یہ سب اس سے بڑھ کر کیا، یہاں سے یک ہر سال جو جم ہوتا ہے، لاکھوں مسلمان جمع ہوتے ہیں، منی و عزمات میں اور یہ طواف اور پھر صفا و مروہ کی سی یہ ساری کی ساری جیزیں جو کچھ ہے، جو مسلمان جہاں ہیں ہے بلکہ جو مسلمان افغانستان سے کھانا کھاتا ہے آج آپ سے میں صفائی سے کہتا ہوں کہ میں نے اور آپ نے جو آج کھانا کھایا ہے دو بھر کا اور انشا اللہ جو آج کھائیں گے اور جو اس وقت چاروں وقت کی نماز پڑھی ہے اور انشا اللہ یا بخوبی نماز پڑھیں گے اس بفتح بدر کا تیجہ ہے اس بفتح بدر کی برکت سے آپ کو ملائی ہے درز کوئی صورت نہیں تھی، اور کہتے ادیان ہیں جن کو آپ دیجئے اگر کب تاریخ پڑھیں گے تو آپ کو معلوم ہو جائے کہ کوئی مذہب سو برس رہا، کوئی بجا سرسری اور کوئی اس سے

فوجی طاقت رکھتے ہوں اور کتنی ترقی کی ہو علم و فن  
بوجی کریا کر عبادت الہی اس امت کے ساتھ دانتے  
میں انتہدیں میں اور سائنس میں ای سبکے سب اپنے  
دی جا رہی ہے عبادت کی دعوت قیامت تک دی جائی  
نفس کے غلام ہیں اپنے اکلت کے غلام ہیں اور اپنے  
ہی قوانین اور اپنے بی خود ساخت قوانین کے نیشن  
معاذ اللہ اور آپ کچھ جانیں اپ میں سے ہر ایک  
اسے اسکار میں بروپے اسکار میں بروپے انہیں  
بوجی اسیں دال بنیں، بولے ملکیک بنیں پال جنک  
لیے غلام ہیں کبیس کوئی آزاد مردوں کی غلام، کسی  
کا اپ بھورنے کے بعد ہو جائیں اور کہیں کو ذر  
اعظم ہو جائیں ایک باقی رہنے زندہ رہنے کے  
عمل کرنے والے ہوں اور دوسروں کو عمل کرنے کی وجہ  
لے اندر تبارک و تعالیٰ کے بیہان بالکل کافی نہیں اور  
یہ کوئی استحقاق نہیں اور اس لے کوئی استحقاق نہیں  
پیدا ہوتا آپ کے زندہ رہنے کا عزت سے رہنے کا اور  
دنیا کی کامل کوٹھری سے تحریر کرتا ہوں، صاف کہتا ہوں  
کہ آپ دنیا کی کامل کوٹھری کے لیے غلاموں کو نکال کر  
دنیا کی وحوں میں لا لیں اور دنیا کی کھلی فضا کی چوڑا  
کر خودی کے عارفوں کا کار اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ  
حکایت اور ان کو بتائیں کہ آزادی کیا ہوتی ہے اس  
بات تسلیم کر لے اور قبول فرمایا اپنے نبی محوب کو کریم  
کہ ہو گا، اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک پشت سا  
جے مگر ایک عبادت کا کام صرف یہی امت کرنے والی  
ہے اب اس امت کی ذمہ داری کتنی بڑھ جاتی ہے اس  
تیزی و دعوت اصل میں یہ اس کی یاد دہنی ہے اور ایک  
کی تشریخ ہے اور اسی من کی تشریخ ہے کہ اس امت کا  
سب سے پلا فریض جس سے اس کو زندگی کا سختیں  
ہوتے ہیں کہ زندگی کا سختیں اس پر خصوصی ملکا  
اللہ کی عبادت خود کریں اور دوسروں کو دعوت دیں یہ  
میں اپنا چہار آج یورپ امریکہ سب محتاج ہیں اس  
ان کو اپنی کو عبادت کی دعوت دیں یہ سب لوگ دنیا کی  
ٹکلی میں ہیں ان کے پیش ان کے صون بن گئے ہیں ان  
کاروایات EDITION (K) ایشیا،  
ان کے میان اسٹینڈنڈ رسائی چیزیں ان کے مدد  
ہیں گے اپنے کریمی اس کے زندگی کی کاروائی کی  
ان کو اپنے بیانیں کر کے اپنے کیا ہوئی  
یا کہ اپنے بندگی کا لطف اس پر چھڑی ہے اور پ  
امریکہ جا ہے اپنے بڑے سرمایہ دار ہوں اس کی یہی  
تو ۱۴۹۵ نومبر ۲۰۰۷ء

یہ پیام دے گیا ہے فتح باد صح کا ہے  
کہ خودی کے عارفوں کا کار اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ  
تری زندگی اسی سے اتری آبردا سی سے  
جور ہی خودی تو اسی نری تو ویسا کی  
ہر ایک کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک پشت سا



**علیٰ تعمیز پر فضامقام**  
CONSTRUCTIONS  
**بہترین جائے وقوع**  
**تین بلڈنگوں پر مشتمل آفسوں اور در کانوں کے لئے**  
**نشیونیں لائیں**  
اندر نیشنل ایم پورٹ سے قریب جدید طرز اور گلاس لفت گیر نامٹ اور جدید  
اندر ایم پر مشتمل ہے۔ تعمیری کام تیزی سے جاری ہے۔  
آپ بے

Regd. Office :  
Twin Complex Phase I, Office No. 201, Opp. Marol Fire Brigade,  
Marol Maroshi Road, Andheri (E), Bombay - 400 059.  
Tel. : 837 3203 / 839 1150 / 839 3321 / 839 4227. Fax: 91-22- 839 1563

۲۵ نومبر ۱۴۹۵ء

# مولانا سید جوہر تھنی صاحب

(دعا) — نیسیتی، (بُونَه)

وہ آخری معانقہ تھا اور حرب میں انہیں  
چڑھا کر الوداع کیا تو وہ آخری الوداع تھا، اور  
آن کی زندگی میں اس کوئی دار تیار نہ ہوتے والا  
وہ آخری سفر تھا جس کے بعد وہ چند دنوں کے انہیں  
اندرستن فوہری کی شیبیں سفر آغوش پر رواست  
ہوتے دا سے تھے۔  
گاؤں کی پیٹ فارم پر ریگنی مری اور وہ بھی  
دی تک سریاں میتوں سے دروازے میں خڑھتے ہاتھ  
پلاتے رہتے۔ اُن کی کشید قاتمی اور یوکے بچوں  
سے بھی سیفید اڑھی اور آنہ ہوں والے نگ کی شیر والی  
کے لئے کامہرا تاب تک یاد ہے۔ سیر سے  
یہ اُن کا آخری دیدار تھا۔

مولانا سفر کے دیسا اور خرگ کے اہم  
و انصرام کے گواہ اوری یا قوت تھے۔ اُن کی محنت  
میں کام ہوا سفر، سفر ہیں بلکہ حضرت، جن جا احتا  
او بھجو کو صحرائیں وہ پیش ہے کہ گھر یا دیہیں والا  
معاملہ دیپیش رہتا تھا۔ انہوں نے عالمِ اسلام کی  
بڑی بڑی شخصیوں کے ساتھ سفر کیا تھا۔ اور سفارت  
انسٹیٹوں کی صوبیں صلی قسیں وہ صافی کی فیڈ  
میزبانوں کی وقوفات اور حماری اور یوں اور یوں  
کی اوقات سے خوب واقع تھے۔ اُنہیں  
ملک بھر کے ریلوں کے راستے، روتھ، جاکش،  
شارٹ، سکس، ہوائیں، اور دھماقوں اور شہروں کے  
نام اور تھے۔ سفر سے دراہلے اُن کے سکراتے  
ہوتے شکر جاتے تھے، اُنکیں پُر جال رہتیں،  
با تھی پر بھی پھیں اور جسم کا درجہ حرارت؟.....  
یقیناً تر جاہوا ملکن جو کردیکھنے کی اس سیست  
تھی۔ گاؤں میں جگر ہونے کے باوجود غیر ضروری  
اوگوں کو گاؤں کی روک کر اتار دیا کر کے تھے اصول  
کئی ہمیزوں سے یہاں آئے ٹرے ہیں، اس بیار  
چاہے پچھے ہو جائے ایسیں یہاں سے بغیر  
جن جوں گاؤں اگر بھی اگر بھی تھے، جو اول کے جو بھی تھے۔

۲۰ نومبر ۱۴۹۵ء

تغیر حیات نکن

اکثر لائبریریں کتابیوں اور مصنفوں کے نام سے  
خوب واقعہ ہوتے ہیں، لیکن مولانا کتابیوں  
کی نسل سے واقعہ تھے۔ لائبرری میں کتابیوں  
کی نشت و برخاست برآں کی گھر تی نظر تھی۔  
کتاب کا نام لمحبی، بغیر کیتلاگ دیکھے اس  
کی حاضری، غیر حاضری، آتھ پتہ ماتا شر کام  
مطبع کا نام، مطبع کا پتہ، مطبع کے مالک اور  
ماتا شر کے حالات زندگی تک سے کچھ تاریخ

گے۔ نتشی تول کشور اور روزی و فرمائے حالات  
زندگی میں نے اُنھیں سے سیکھے اور سنتے ہیں۔  
محضے داکٹر ستارا چنڈ کی انگریزی  
تصویف (Influence of Islam on Indian culture) کے مدد اور شکن کی

دعاۓ مغفرت

جناب نیاز احمد صاحب جو سابق مرکزی وزیر خلیل  
ضیار الرحمن النصاری صاحب؟ اور وزیر ملیوے جناب  
جعفر شریف صاحب کے سکریٹری رہے ہیں، ان کی والدہ  
ماجدہ کا ۱۵ اپریل ۱۹۹۵ء کو انتقال ہو گیا۔ اللہ ولانا ایر  
راجعون۔

نیاز احمد صاحب حضرت مولانا سید ابو الحسن علی  
ندوی مدظلہ کے ہم وطن بھی ہیں اور ان کو حضرت مولانا  
سے والہاں تعلق ہے اور مولانا مدظلہ کو بھی ان سے عزیز از  
تعلق ہے۔ اسی تعلق کی بنیاد پر حضرت مولانا کے کام اپنے تعلق  
مسلم اداروں اور مسلمانوں کا کام کرنے والوں کے ساتھ  
ان کا تعاون اور اخلاق و محبت نہیاں ہے۔ اور اس سلسلہ  
میں ان کی خدمات بھی ناقابل فراموش ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے  
دخل ہے کہ جس ماں نے اپنے اللہ سے تعلق و محبت رکھنے  
والا ہونہا فرزند چھوڑ اس کے حراثت بلند ہوں اور اللہ  
تعالیٰ ان کو کروٹ کر دیت چین نصیب فرمائے۔ مرحومہ  
صوم و صلوٰۃ کی پابندی درستار دنیک خاتون تصیں۔  
شام قارئین کرام سے مرحومہ کے لئے خصوصیت  
کے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

تعریف حیات نکنندہ  
مولانا کے پاتوں کی دو سیا اور چالیاں کی میلیا کھلٹی  
مولانا کا چہرہ گلاب بن جاتا۔ وہ بچوں کی طرح  
کھلکھلاتے اور چمکتے احمد بزرگوں کی طرح  
ہمربان سفر رشقت فرماتے رہن کے باں  
دوران سفر کوئی بھید بھاؤ کیس تھا۔ وہ درائیور  
کو اپنے پاس پھلا کر کھلاتے اور زیادہ کراہیہ  
مانگنے والوں کو گھوڑتے اور دھنکارتے۔ جس  
علاقے سے گذر ہوتا تو پہنچتا کہ اُس علاقے کی  
کچھ اتنے خوبی ملے تو جانتا کہ مولانا فضا، حسن

ناریخ، عمارت، بادشاہی، جنگلیں، وارثان  
نخت و تاج کی سلسہ وارثیہ، علاقے کا محل  
قوع اور جغرافیہ اُنھیں از رہے۔ بہت کم لوگوں  
کو یہ بات معلوم ہے کہ مولانا مرتضیٰ مرحوم کی  
ناریخ پر ڈسی گہری نظر تھی۔ ہر علاقے کے بڑاں  
ین اور اہل افہد کے واقعات کا ایک ایسی زردست  
تحقیقاتیہ بھی اُن کے ساتھ یہ چور، ابھیر،  
ڈنگ، بالوہ، مانڈو، احمد آباد، لوتاوارہ، سورہ،  
کوڈھرا، بروڈہ، کپودڑہ، راندیر، ڈا جیل،  
ربلی، نصیر آباد، جاٹس، اسی طرح ریاست  
جید آباد میں مختلف علاقوں کے سفر کا آتفاق ہوا  
ہے۔ یونی اور مہاراشٹر میں تو متعدد یا رہ۔ ہر  
علاقے میں یوں محسوس ہوتا تھا کہ اُن کے سامنے  
کرنے کے لئے بیٹھا تو سہہ چلا کر مولا ناصل حق  
خیر آبادی کے تند کمرے میں کوئی گرد بڑے مولانا  
فضل حق خیر آبادی، مرزان غالب، حضرت مولانا  
اسما علی شہید، بدھات کے خلاف جہاد، جہاد کاظمی  
پھر مولانا فضل حق خیر آبادی، کالے پانی کی سزا،  
رہائی کا حکم، انگریز، انڈمان کی جیل کے دروازے  
سے جہازے کا زکلتا، کس کا جہازہ؟ دہلی میں  
ہبھل، مولانا اسماعیل شہید کی تحریک اصلاح  
کے خلاف مولانا فضل حق خیر آبادی کی محاذاہی  
کہیں کوئی گرد بڑے ضرور تھی۔ میں علمی سکتے میں  
بستلا ہو گیا جیب کر رات کا وقت۔ آدمی نہ  
آدم زاد۔ قریب تر کوئی لاپس ری تکتاب،  
جل جلال نو۔ صبح منہ اندر ہیرے نکلنے ہے

ناریخ کے اور اقیل میرے ٹرے ہیں اور وہ ایک ایک درج۔ اتحاکر بس ڈھنے پڑے جا رہے ہیں۔ مالوہ کے سفر میں ہم مولانا، ہی کی وجہ سے ماندو کے خلیجیوں اور دہلی کے خلیجیوں میں فرق کر رہے ہیں۔ احمد آباد کو آیا درکرتے ہیں چار احمدوں، اکے مقام سے مولانا، ہی کی وجہ سے آگاہی نصیب ہوئی۔ مولانا مرتفعی کے جد احمد مولانا سید جعفر علی نقوی نے حضرت سید احمد شمسید کا باعث تھا ما تھا۔ یہی وجہ تھی کہ مولانا امر حوم کو اس بساک قافطہ کے ایکتے مجاید، شہمید اور محصلح سے پناہ آئی۔

دھجت میں ماں پاپ بھی بر سادگستہ، مولا نا حکیم جی  
ح، کوئی نا ارشتم بیار ہو جا تو حسب حال علاج کا مٹرو  
دستے اور کبھی خود ہی دوا فراہم فرمادیتے، اور اس سے  
بڑھ کر کے کوئی نافی دوا استعمال کے لائق تیار کر کے خود  
ہی دوا پلانے پہنچ جاتے۔

## حضرت مولانا محمد اسحاق حضاصہ نقی ندوی رئیسی ملیج سے متعلق پکھ یادیں اور کچھ باتیں

ڈاکٹر ہارون رشید صدیقی

مولانا برسوں امام ہے ان کی نازدیک لکھیت  
خاص ہو رہے ہیج کی نازدیکی کیفیت کبھی نہ بھوئے گی

ان کی تھاں پڑتے کاموق توہین ملا، مگر  
بلس میں سچے کا شرف بارہا حاصل ہوا، مرسی  
ٹلاقاٹ سے آدمی کسی کے زہد و تقوی کے بارہ میں  
حضرت مولانا میمن الدھا صاحب مظلہ، حضرت مولانا  
اذراز، ہی لگاتا ہے۔ لیکن میں نے تو مولانا کو کوئہ کی  
لترت ریکھا اور زہد و تقوی کے ادیچ مقام پر پایا،  
تو زندقی جسے میں بارہا حاصل ہوا اور حضرت مولانا  
سے حب خطظلہ نقی، غابا ۱۹۶۱ء میں حضرت مولانا  
خواصیات صاحب کا نام شرف بہا، اور اعلیٰ بر  
ہر نعمات پڑھتے اور مولانا ہند پر شفقت فراز  
مولانا سید الرحمن صاحب مظلہ سے حق مجھے کیسے  
تباہی تھا کہ مولانا نے اپنے گھر کے خرچ سے فوبی طرزی،  
عمر ۱۹۶۲ء میں جب میں تکبیر نہیں بڑھ کے ساد  
دفترِ نمونا سے جی متھن ہو جیا تو جب تب زندگانی  
سلیمان حاصل کرنے کے ذریعہ میں مدرسہ میں استھان کرنے  
کے بعد رکھ کر دیا، مجھے تو اس طرح کے متعدد اتفاقات  
پسیڈ کرداتے تھے، کبھی بھی درودت ہیں وہ کچھ  
عرض صارضی پہنچ جی رہے، اس زمانہ میں مدرسہ میں  
جب مدرسہ شافعیہ میں آیا تو مولانا کو اور قربت بست  
دیکھ کامونی مل رہوان، میں دینی معاوی کے جو بات  
تیر پسستھن میں مولانا کے نام سے بڑھ پڑتے ہیں  
نام دیا جاتا اور کبھی بھائی کے پیچے، مولانا الحسانی فتحی  
رحمۃ اللہ علیہ میر رہوان کے علم سے سواؤ لے جو بات  
حاصل کرنے کے بعد خداوند پرستی کے لئے مدرسہ  
مولانا الحسانی کے قیام پر مدرسہ میں مدرسہ میں  
کے درجات اول و دوم عربی  
میں بھی دلخیز رہتا تھا، ایک بار ایک طالب علم سے ایسی  
غلطی ہوئی جس کی سزا اس وقت وظیفے سے عزیزی  
تھی، حضرت مولانا نے اس کا مخالفت کا ایک بسب یہ بھی  
حساب میں اس کا کھانا جاری کر دیا مگر ان پر  
علم پر کر مولانا بعین غریب طلباء کی کمالت اپنی تحریک  
سے فریستھے، اسی طبع غریب طلباء کی تحریک سے  
خیز طور پر مولانا نے بخوبی جو سرچ کی، مذہب ایسا  
کے زمانہ کے بعض صاحبوں کو بھی جو سرچ کی، مذہب ایسا  
تاریخ لی بینا پر ایسی کتاب تصنیف نہ کرنا جس سے  
کسی صاحبی پر آپنے اُنکے بڑی طلیعی ہو گئی، بھی وجہ  
تھی کہ انہوں نے بصری ایسی کتاب بوس کے جواب میں کتاب بھی  
تصنیف کی، اور اس وقت جو اعلیٰ بر  
برہی بھر رہا اور قلم برداشت کی تھی مولانا کی نگرانی  
آیا تو وہ بھی کامیابی کی تھی، بخاری شریف کی تحریک  
میں ان کا خاص مقام تھا، دارالعلوم کے اس وقت کے  
آخر بیت اساتذہ ان کے شاگردوں میں سے ہیں۔

مولانا الحسانی کے قیام پر مدرسہ میں مدرسہ میں  
کے تاریخ اور نمونہ بھی، فتویٰ، کلخیوں اسے ق  
ہماقی پاہی ملک اجاتا دے مخالفت کو بھی جاپ دے پاس  
مخالف کرنے کے بعد بخوبی خلافت پر پوچھنڈہ سے  
خیز طور پر مولانا نے بخوبی جو سرچ کی، مذہب ایسا  
کے زمانہ کے بعض صاحبوں کو بھی جو سرچ کی، مذہب ایسا  
تاریخ لی بینا پر ایسی کتاب تصنیف نہ کرنا جس سے  
کسی صاحبی پر آپنے اُنکے بڑی طلیعی ہو گئی، بھی وجہ  
تھی کہ انہوں نے بصری ایسی کتاب بوس کے جواب میں کتاب بھی  
تصنیف کی، اور اس وقت جو اعلیٰ بر  
برہی بھر رہا اور قلم برداشت کی تھی مولانا کی نگرانی  
آیا تو وہ بھی کامیابی کی تھی، بخاری شریف کی تحریک  
میں ان کا خاص مقام تھا، دارالعلوم کے اس وقت کے  
آخر بیت اساتذہ ان کے شاگردوں میں سے ہیں۔

## بہت سے عورت کا مقام بلند

اس کو فسران حرم نہ دیا ہے

(قطعہ) \* حمد و حمد و حمد و حمد و حمد و حمد

**وَأَقْرَبَنَ الصَّلَاةَ (دَعَاهُمْ كُرِبَلَى)**  
قرآن مجید کے نازل نہیں پہلے بندگی جسے نظام  
نے ذرا بیاں کی دھا جا اولاد کے حق میں چواليشن  
اس میں اسی تاثیر کی ہے جیسے اس کے پیش  
کی دھا جیسی تاثیر ہوتی ہے۔ یعنی مولیٰ جنہیں میں  
ہے بلکہ بہت بڑا مقام ہے۔ دنیا کے انسانیت میں  
عورت کو بڑا مقام کیسی نہیں فی سناتے جو مقام  
خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے ہے۔  
عورت دعا بھی کر سے قرآن مجید کی تعلیمات کے نزدیک  
دوسرے رکھے جو بھی کرے۔ سب معادات اس سے  
مغلوب بھی ہیں اور قبولت کا وحدہ بھی کیا گیا ہے  
**مال کی مالکہ**

کوئی خاکوں میں ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ذرا بیاں کی دھا جا اولاد کے حق میں چواليشن  
کوئی خاکوں میں ہے تو اس کی خدمت میں عرض  
تقبل افراد کے لیے خاص انتظام فراہم مسئلہ

## ایسا موقع آجائے تو

ایسا طرح کسی مرد سے بات چیت یا کوئی  
چیز نہیں دینے کا موقع آجائے تو قرآن مجید  
میں اس تخلق سے واضح حکم نازل ہوا ہے:  
**وَإِذَا أَسْأَلْتُمُوهُنَّ مَتَّعْنَهُنَّ هُنَّ**  
**وَنِي وَرَأَوْهُ حِجَابَ ذِلِّكُمْ أَطْهَرُ**  
**لَعْدُكُمْ وَقُلُوبُهُنَّ ۝۲۳ لِلْأَرْجَابِ ۝۲۴**  
اور جب تم کو خواتین سے کوئی چیز سامان  
از ارادات خواتین بدلا کائے جائے رہے اور آن  
بھی بہت سی جملی نہیں بلکہ بیس ہیں کا پیغمبروں سے  
کوئی تعلق نہیں بلکہ نادان نہ ہی لوگوں کی نکتی ہیں  
کر سکتے ہو۔ تھارے ان کے اور سب کے لیے  
دوں کی پاکیزگی کا ہمیں سب سے اچھا طریقہ ہے۔  
یہ اس میں بھیت کے لیے کوئی چیز

**وَأَقْرَبَنَ الصَّلَاةَ (دَعَاهُمْ كُرِبَلَى)**  
زکوٰۃ کوں دے کا جا بھو صاحب مال ہو جا وہی  
سلام ہو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ  
الثرب العزت نے آپ پر ایسی احسانی کتاب نازل  
فرماییں میں عورت کی اہمیت ظلت و حرمت  
کو واضح طور پر بتایا گیا ہے اس کتاب میں میں ایسا ہے  
وہ صاحب مال ہو جو صاحب انصاب ہو بلکہ میں عورت  
کو صاحب مال بنتے ہیں تو دیں تو پھر وہ زکوٰۃ کیا  
سے دے گی، سلام ہو جو صاحب قرآن حضرت محمد رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ عورت کو صاحب مال بنانے  
کے لیے آپ نے مختلف احکامات جاریٰ ترکے میں  
بھی جیسی ہے کہ اپنے ماں کے ساتھ  
اسے سبde کرتی رہو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ  
درست کے طور پر جو صورتے ہو جاؤ اور  
عورت کے لیے ایک دور میں نہ اسے باختلاف  
جو جک جاؤ۔

## عقلت و حرمت کا مقام بلند

25 نومبر 1995ء

## بڑے بڑے کارنامے انجام دیے

دیں اور آدھا آپ لیں یا جس طبقہ ہو جائیں نفع کا ایک مقرر حصہ ہے تو قسم دراثت کو وقت لے نفصال کے اندر دو فوں برابر کے شرکیہ ہیں دیا جائے گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ نکاح کے وقت ہے ان احکامات دنایا بیر کے ذریعہ سلم خواتین کو ہر کام تک رکھا کہ مرد جب عورت سے نکاح کرے تو وہ عورت کو ہر میں مال دے گا جو عورت کا اپنا حق تباہیں، تبع تباہیں کے درمیں مومن خواتین لٹکوں ہے اس کے شوہر یا کسی اور رشتہ دار کو حق نہیں لاکھ رہ پئے تغیرات کرنی تھیں اگر وہ صاحب مال ہے کہ ہر کام عورت کی ملکیت کے بغیر نہیں کے شرکیہ خواتین کو بال کی ملکیت کا جائز حق عطا فرمایا کر دے سکتی تھیں "اندازی" یہ "نام" کی ایک کتاب ہے دہ اپنے مال کی مالکیت ہیں کسی خاتون کو اس کے رسالت داروں میں سے کسی رسالت دار کو کوئی جائز ہو کیا تو وہ اس کی مالک ہے۔

رسوان اللہ طیبین کے کارناموں کی لائٹ ہے اور ان کے جو بڑے بڑے کارنامے بیان کی جو ہیں انسان کی دراثت میں سے ایک مقررہ حصہ ملے گا جنکہ نکاح سے پہلے اس کا کوئی تعلق نہیں تھا لیکن جب نکاح کے بعد صن میں بندھ گئی فراز کے کیا رسالت دنکار ہے کوئی حدیث اگر نکاح کے دو سکر ہی ادن اس کے شوہر کا افضل ہو جائے تو وہ عورت اپنے شوہر کے جھوڑے ہوئے ہوں مال میں ایک شرعی حصہ کی حق دار ہو جاتی ہے، جو اسلامی تاؤن کے اعتبار سے عورت کو ملنا ہی ملنا ہے۔ اگر عورت مال بن گئی تو یہی کے لئے کریم سے بھی اسے ایک حدیدیہ کا حکم فرمایا گیا ہے اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو صاحب مال بنادیا ہے اب جب عورت مال ماجھی نہیں تھے تھا ملاد کرام ان کے علم و فعل کے معترض تھے۔ ہر ایسا بن ہمی تو اسے زکوٰۃ دینا ہی ہے لیکن اگر اس نے نہیں کیتی تو اس کے زیرحدوتی کا کوئی طریقہ اختیار نہیں مال میں آمدی اور بڑھوڑتی کا کوئی طریقہ اختیار نہیں تو ہر سال زکوٰۃ دا کرنے سے اس کا مال کم ہوتا جائے گا۔ پھر کیا کرے کی اسی صورت میں عورت اپنے اپنی "گرخی لائف" میں داخل ہو جائے گی کہ پردہ کا اندر رہتے ہوئے رسالت داروں میں سے وہ خواتین کی ایک سی نہرست ہے جنہوں نے خوب سے خوب رہنے والوں کی ایک اپنے شاگردوں کو وہیں کیتی کہ میرے بعد بخاری شریف کا درس کریم کے ملا دہ کسی دوسرے نہیں۔ بخاری شریف پران کو اس قدر عورت کا خطیب بنداہی نے معن پاچ روز ماف تھری نندگی تم کو عطا فرمائے گا"

## نعمہ ویرحیات

ایپنے نئے نسلوں کو عالم  
حالات سے باخبر رکھنے کیلئے  
تغیر جیات کے مطالعہ کرنے کے تفصیل  
دیجئے

میں ان طالبان علم سے کہتا ہوں جو لپٹے کو علاوہ کچھیں کرتم یونانیوں کے ظسل اور صرف و خود مخالف کے دل میں بھیس کر رکھ لے۔ جنے کچھیاں عالم اس کا کام ہے حالانکہ علم یا تو اس کا اللہ کی آئیت ملک ہے یا رسول علم کا سنت نہیں۔

شاد صاحب کی پوری نندگی اس کی تصدیق ہے

ہے کہ وہ حدیث شریعت یا کی تشریع کا نئی تدریس و تعلیم اور اشاعت و تعمیم میں مصروف ہے جس کے حدیث کے صرف چوہڑی کی خصوصیت نہیں۔ بندگوں کے ملفوظات کے غیر مندرجہ میں اس کی متعدد مثالیں مل سکتی ہیں جن ملکوں میں جماں تک بھوپنے گا نواب سید صدق حسن خاں مرحوم نے عربی کے دو شعر لکھے ہیں جن کا تحریک ہے:

"جو تمہارے دعاوے پر کیا اس کے اعضا،  
و جوار تمہارے احشانات کی روایت حدیث  
میں مشغول ہوئے آنکھ کھینچے کہ کفر، سے  
مجھے تھوڑی ملی۔ باقیتے اس کی بہر مدد اے  
مالاں ہوئے۔ دل راوی ہے کاں کو جابر کے  
ذریعہ سکون کی دوست حاصل ہوئی۔ کانوں  
کی روایت ہے کہ وہ (حسن کی بدوست) اپنی تھی  
کہ خالات اور جذبات جو اللہ تعالیٰ کے مقدمے کیلئے  
کاغوں سے مسح ہوئے۔

اطفت ہے کہ ان احشانے جن احشانات کا  
تذکرہ کیا ہے وہ سب نادیاں حدیث اور شیوخ ہائی  
کے نام ہیں۔ شاد صاحب نے حدیث بر جو صنیفات کی  
اللہ کے نام حسپ نہیں۔

(۱) صنف (مختار امام مالک کی فارسی شرح) ۲۰۹۵  
(مختار ایعری شرح) وہ مختار کو صحاح ستیں پہلے  
کا حکم رکھتی ہیں۔ اسی طرح شاد صاحب نے فرمایا کہ پہلے  
پھر کا سچہ رکھ رکھے ہیں۔ جب مجھی حدیث کی طوف سے خلخت

ہوئی۔ نتیجی بد عقول بھی رسم درواج اور اصنیعی احوال

کو درس حدیث میں اولیت دینے کے پر جو شیخ داعی اور

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات و اشارات کا شیخ  
کے اخوات نے اپنی سلطاناً قائم کیا۔ اصلاح کی آغاز خاموش

ہے شیخ (۲۳) شرح تراجم ابواب صحیح بخاری (۴) جو شیخ

رسائل ارجو (۵) الفضل ایمین فی المسیل من حدیث  
البیان الایمین (۶) مسلمات شاد صاحب نے اجتناب تقدیم

نمایز تسویر القفر اور دعائیں ہیں جن کا کوئی ثبوت نہیں یہ

## تاریخ دعوت و عزیمت جلد بختم

### حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ

قطع (۳)

بڑے فیروزی الحمدلہ علی

حدیث و سنت کی اشاعت و ترویج اور

فقہ و حدیث میں تطبیق کی دعوت و سعی

حضرت شاہ صاحبؒ نے حدیث کی ترویج داشت

درس حدیث کے احیاء، فن حدیث کے ساختہ اعتماد اوس

موضوع پر اپنے مقناد و مبصرہ تصنیفات کے ذریعہ ایسا

عظم جمیع بکار الاغوار) میں بند پارہ محنت بیدار ہے

لیکن جن ملکوں میں اہل عرب کے ذریعہ اسلام پہنچا تو اس

اور دینی خدمات پر ایسا غائب آیا کہ حدیث دلوئی" ان

کے نام کا جزو اور ان کے تعارف کا عنوان بن گیا۔

حضرت شاہ صاحبؒ حدیث کے پاسے میں شاہ صاحبؒ

کے خالات اور جذبات جو اللہ تعالیٰ کے مقدمے کیلئے

صحنو سے پیدا ہیں۔

حدیث بندگی وقت اور اشاعتی کے مقدمے کیلئے

بھروسے اور سہی اصلاح و تجدید کے کام خداد اور

خرابوں اور بد عقول کے خلاف صفت اور بربریک

ہونے اور معاشرے کا احتساب کرنے پر بجاہتی رکھی ہے

اور اس کے اثر سے ہر دو اور ہر ہر ملک میں ایسے افراد

پیدا ہوتے رہے جنہوں نے اصلاح و تجدید کا جھنڈا بند

کیا۔ حدیث بندگی کے مجموع امت اسلامیہ میں صحیح اسلامی

فکر کا سچہ رکھ رکھے ہیں۔ جب مجھی حدیث کی طوف سے خلخت

ہوئی۔ نتیجی بد عقول بھی رسم درواج اور اصنیعی احوال

کے اخوات نے اپنی سلطاناً قائم کیا۔ اصلاح کی آغاز خاموش

ہے شیخ (۲۴) شرح تراجم ابواب صحیح بخاری (۴) جو شیخ

رسائل ارجو (۵) الفضل ایمین فی المسیل من حدیث

البیان الایمین (۶) مسلمات شاد صاحب نے اجتناب تقدیم

نمایز تسویر القفر اور دعائیں ہیں جن کا کوئی ثبوت نہیں یہ

دیجئے اور حکمت آپ کیجئے نفع ادھاہیں

تغیر جیات کے مطالعہ کرنے کے تفصیل

سلومن ہو سکتی ہے۔

۱۹۹۵ء نومبر ۲۵

۱۹۹۵ء نومبر ۲۵

استاذ کے ادب کی یہ بھی ایک مثال ہے

تعلیم اتعلیم میں ذکر کیا گیا ہے کہ خلیفہ ہارون الرشید نے اپنے بیٹے کو علم کے حصول کے لئے امام اصمعی کے پاس بھیجا، ایک مرتبہ ہارون الرشید نے تو دیکھا کہ خشنزادہ ان کو وضو نہ کر رہے تھے اور یہ بات اپنے دل میں سے اس کے عضاد حورے ہے ہیں، ہارون الرشید نے امام اصمعی سے عرض کیا کہ میں نے آپ کے پاس اس اسے علم اور ادب سکھلانے کے لئے بھیجا تھا، آپ اس کو کیا ادب سکھا رہے ہیں؟ اس کو یہ حکم کیوں نہیں دیتے کہ ایک باتھے سے بانی ڈالے اور دوسرے باتھے سے آپ کا پیر مل کر دھولے۔

حmad بن سلر کی ہشیرہ عالک فرمائی ہیں کہ امام ابوحنیفہؒ بھارے لگھر کی روٹی دھننے تھے، اور بخارے  
لئے دودھ اور ترکاری خسید کر لات تھے اور اس طرح کے بہت سے کام کیا کرتے تھے، حmad امام ابوحنیفہؒ  
کے استاذ ہیں، اس وقت کیا کوئی سمجھ سکتا تھا کہ حmad کے لگھر کا یہ خادم تمام عالم کا مخدوم ہو گا۔

نروہ کی اہمیت

حمدہ حلس تارک و تعالیٰ

میرا ایک سلسلے یہ عقیدہ ہے کہ  
ہندوستانی کے مسلمانوں کا انتصار  
کے دیگر حملائے اسلامیہ کے کوئی مدد  
نہیں کر سکتے۔ دماغیں اقبال کے اض  
کے بہت کچھ مدد کر سکتے ہیں۔ کیا عجیب  
ہے کہ اسلامیہ ہندوکش آئندہ نسلوں  
کو ٹھہرایا نہ ہو بلکہ گذشتہ زیادہ کارامہ تکریب نہ ہو۔  
علام رفیعی بن جبیر معلم علام رفیعی بن جبیر معلم  
ایجی) پورٹ سکریٹری رابطہ ادب اسلامی

وہم ایسے کرتے ہیں کہ ہمارا یہ مذکورہ علمی منہج جو  
جوگا اور اس سے اہل علم و ادب کے ذریعہ دینہ کو اپنی  
سمانات سے بچے ۔

میں رابطہ ادب کی فن تر سے آپ رب کا صدق دے  
سے استغفار کرتے ہوں اور اس مذکورہ علمی کی کامیابی  
کی دعا کرتا ہوں۔

از: داکٹر عطیہ خلیفہ الصارمی

تو ایک ہی لا ریب ہے تیرے سوا کوئی نہیں  
ہر شے فنا تو ہے بقا، تیرے سوا کوئی نہیں  
باطن بھی تو غلام ہر بھی تو تیرے سوا کوئی نہیں  
اڈل بھی تو آخر بھی تو تیرے سوا کوئی نہیں  
سرخ ازال کی ابتدا تیرے سوا کوئی نہیں  
شام ابد کی انتہا تیرے سوا کوئی نہیں  
امت تری محبوب کی محتوی ہے غنیمہ ہے  
اس کا کوئی درد آشنا تیرے سوا کوئی نہیں  
ہم ب ترے محتاج ہیں تو ہے نہیں یادو المترے!  
خکل گل، حاجت روایتیرے سوا کوئی نہیں

در فتنہ شانی میں جگر گو شا رسول حضرت جسین ملک شہرا  
ولیلے۔ (جاری)

ایسا بھریز خاربے جس کا کوئی کنارہ نہیں اشادہ ماحصلے  
فرمایا ہے کہ خلغلائے راشدین آنحضرت صلعم اوکاپ کی  
امت کے درمیان قرآن مجید کے انجد و تلقی میں داسطہ جس

شah صاحب نے قرآن کریم کی متعدد آیات سے  
خلفیتِ راشدین کی خلافت کے انعقاد اور ان کے خلیفہ  
راشد ہونے اور ان کے ذریعے منشاء الہی کی تکمیل  
اور امرِ تکونی کے تحقیق پر استدلال کیا ہے اور آیات  
کے ایسے اشارات اور تصریحات پر توجہ دلائی ہے جن سے  
بدیہی معلوم پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ ان حضرات کے سوا ان  
آیات کا کوئی اور مصدق اور مراد نہیں ہو سکتا۔

## کتاب کے دوسرے فتحی مضمون

خلفاء راشدین کی خلافت کے اثبات کے دلائل  
اور خلفاء ارجو کے مآثر و مناقب، انکے زمانہ کے  
کارناموں اور ان کے سبب سے تحقیقی کلمات اور ارشادات  
کے علاوہ اس کتاب میں اور بھی بیش بہافاؤ اور تحقیقات

نادرہ ادروہ قیمتی مواد ہے جو نز عقائد و علم کلام کی  
کتابوں میں عام طور پر ملتا ہے نہ تاریخ اور سیر میں۔  
قردنِ شلاش کی توصیع، خلافت اور سلطنت کا فرق مطلق العنا  
فرمانروائی کی تعریف اور اس بات کی تصریح کرنی آئی  
کی سلطنت اور مطلق العنا فرمانروائی خلافت نہ تھی  
خلفاءُ شلاش کی خلافت کے اخبار اور ان کے فضائل  
و مناقب، مأثر اور خدمات کے لیے تفصیلی تذکرہ کے  
ساتھ جس میں ذوق و شوق صانِ حجۃ کتاب ہے جو اس

ضرورت لی حیل ہے۔ اصولے امیر المؤمنین سیدنا علی امراضی رحمہ کے فضائل بیان کرنے سے تامل و تحفظ کام نہیں یا ہے۔ مائن شر سیدنا علی بن ابی طالبؑ کو حذیل الگاظ سے شروع کرتے ہیں "مَا نَهَىٰ أَنْ يَعْلَمَ  
أَلَّا شُجَعِينَ اسْدَالَّهِ الْغَالِبِ عَلَىٰ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ۔ اسی طرح حضرت حسنین بالخصوص سبط اکبر سیدنا حسن مجتبی کا ذکر پورے عنظرت اور محبت سے کرتے ہیں۔ حضرت عثمانؓ کی شہادت کو فقرہ اولیٰ شمار کیا ہے

تیریہ میاں سعید  
کویاں معلوم ہوئی ہیں۔ اسلام کی صریط و جامع ترجیحاتی جو حجۃ اللہ واغنے کی صفات میں دیکھنے میں آتی ہے بہت کم دینی تصنیفات میں نظر آئے گی۔ انسان شریعت کی لائی فرض کی ہے اور یہ کہ دہ مخصوص ہے۔ ہم یہ جانتے ہیں کہ دہ کتاب اللہ اور دست رسول اللہ کا عالم ہے اس کا قول ہے کہ جو جنہوں کا ملاحظہ کرتا ہے اور صاحب بصیرت بن اسران اور رومی تمدن میں اخلاقی و ایمانی قدر عمل جاتا ہے۔

کی پیدائی اور انسانیت کی ربوں حالی پر شاہ صاحبؒ کے تبصرہ کیلئے۔

پھر حدیث و سنت کا مقام اور ان کے بارے میں امت کے طرزِ عمل پر شاہ صاحب کا فلم گھر بار ہوا ہے فرانص دار کان کے اسرار و حکم پر روشنی ڈالی ہے۔ اس کتاب کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ فتوح حدیث، عقائد، دعیادات و معاملات سے تعلق رکھنے والے ابواب و بحث کے ماسوا اس میں تدبیر منزہ، خلافت و تضاد، ابوابِ معیشت اور آداب صحبت کے بحث بھی ہیں جو اخلاق و معاشرت اور تمدن اور معیشت سے تعلق رکھتے ہیں اور عام طور پر کسی فقہی یا کلامی کتاب میں ان کی توقع نہیں کی جاسکتی۔

احکام شرعی اور حقائق دینی کے حکمتوں کے بیان کرنے کا موضوع بڑا نماز کے۔ اس کے دہی عالمِ عبدہ پر ہو سکتا ہے جس کا ذہنی اور علمی نشوونما کتاب و سنت اور ایمان اور احتساب کے ماحول میں ہوا ہو۔ شاہ صاحب اس کام کے لئے موزوں ترین شخصیت تھے۔

کتاب کے ابتدائی حصہ میں شاہ صاحب نے ان تحریری مباحث کو شامل کیا ہے جن سے بدایتِ ربائی تعلیمات آسمانی اور نبیاء کی بعثت اور ان کی تعلیم و تربیت کی ضرورت ثابت ہو۔ شاہ صاحب نے عقلی طور پر ثابت کیا ہے کہ انسان میں جو استعداد... اور فطری طلب رکھی گئی ہے وہ زبانِ حال سے تکلیف شرعی اور بدایتِ ربائی کا سوال کرتی ہے۔ ابتدائی مباحث کتاب کے مطالعہ میں اور ان کی عفاقت کا اور اعوجج کرنے کے مطالعہ میں کسی اصول کے مطابق اس سے مستنبط ہو ہے یا اس نے قرآن سے کچھ لیا ہے کہ قرآن حکم فدا ت سے وابستہ ہے اور اس کا قلب اس پر مطمئن ہو گیا اگر صورت حال یہ نہ ہوتی تو کوئی صاحبِ ایمان کسی بذریعہ کا تقلید نہ کرتا۔ اگر کوئی حدیث ہمارے پاس کسی وہ تو قصد سند سے پہنچ جو اس امام کے فتنے اور قول مخلاف ہو اور ہم اس حدیث کو تجویز دیں اور اس ظنی ترکیبیہ کریں تو ہم سے بڑھ کر نازد واطر یقین افتخار نے والا کون ہو گا اور کل ہمارا احمداء کے سامنے کیا خدر ہو گا۔ مذاہب ایک خصوصیات اور فقہاءِ محدثین میں اور ان کی عفاقت کا اور اعوجج کرنے کے مطالعہ میں

اس فقہی اور حدیثی ذخیرہ کو بیش قیمت قرار دینے کے شاہ صاحب اس کے قائل ہیں کہ اجتہاد را پری چھوں اور ضروری احتیاطوں کے ساتھ ہر دور کی درست احیات انسانی اور تمدن و معاشرت کی تغیری اور شریعت اسلامی کی وضاحت کا خودت ہے۔  
شریعت اسلامی کی هر بوط اور عدل ترجیح افراطی اور متعاقد کی نقاٹ کا لئے حجۃ الدلائل بالغ کے آئینہ میں

---

شاہ صاحب کا سب سے محرک الارکاتا ب اور علی  
کرنے والے کو آگے کے مباحث کے لئے تیار کر دیتے ہیں۔ ان کا تعلق دنیا کے نظامِ تکونی اور حیات انسانی سے ہے اور جن کی پابندی سے ایک صحیح مندرجہ اجتماعی اور ایک صالح تہذیب وجود میں آتی ہے۔ شاہ صاحب نے اس کے لئے ارتقادات کی اصطلاح استعمال کی ہے اس سے مراد افراد کا ایک دوسرے سے جائز انتفاع، تعاون، اشتراك عمل اور متعازن شہری زندگی کے قیام کے لئے تدبیرات نافع ہیں۔ لہجہ شاہ صاحب نے فرمایا کہ سعادت کا حصول انسان کے لئے سب سے اہم ہے۔ کتاب کا سب سے اہم موضوع عقائد و عبادات سے تعلق رکھتا ہے۔ شاہ صاحب عن خلافۃ الخلقاء کے آئینہ میں۔

ازالہ الحفاظ شاہ صاحب کی دوسری معرکہ الاراء  
تصنیف ہے اور انہی بہت سی خصوصیات کی بنابر لپنے  
موضوع پر منفرد اور دیگر کتاب ہے۔ پوری کتاب وجد  
آفریں اور ولاد انجینئر علمی اور ذوقی نکات سے لبر نہ ہے۔  
مولانا فضل حق خیر آبادی نے فرمایا کہ اس کتاب کا مصنف  
نے جو اس کے سلسلے میں اللہ کی عظمت میں تفکر اور حراقبہ  
اور ددام ذکر پر انتصار رکھنے کی وجہ بیان کی ہے اور  
تاپڑے کر یہ تفکر اور حراقبہ اپنی لوگوں کے لئے ممکن اور  
محدود تھا جن کی طبیعتیں اس سے مناسبت رکھتی تھیں۔  
شاہ صاحب نے سیاست ملنی اور انجیئر کی هڑوت  
لیک ایسا مرد جو طبقہ اور مدلل نقش پیش کیا گیا ہے  
اس میں ایک ایمانیات، معاملات، علم الاجتماع اور تکدن سیاست  
احسان کو ایسے ربط اور تعلق اور صحیح تناسب کے ساتھ  
پیش کیا گیا ہے کہ وہ ایک بارے کے موافق اور ایک زنجیر کی  
روح و حجج و حجج و حجج

# رَوْرِ طَبَرِيُّ مَذَكُورَه

مولا اسید محمد رابع حسنی ندوی (سکریٹری رابطہ ادب اسلام)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ دَالْعَتْلَاتِ  
 دَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى أَلِهٖه  
 وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ أَمَّا بَعْدُ فَكَوْنَنَ

حضرات! ہمارے رابطہ ادب اسلامی کے بڑی سعادت و مترکی بات ہے کہ اس کو دارالمحنتین بیسے مختار علم و ادب کے گھوارہ میں نہ اکرہ علمی منعقد کرنے کا موقع مل رہا ہے، جہاں کے مصنفوں، محققوں اور ادب شناسوں، ادب فوازد میں ادب اسلامی کے مجین کو رہنمائی اور فیض مشار ہا ہے، اور اس مکتب نگرداوب کے داریتگان، رابطہ ادب اسلامی کو، جو اسی مقصد کی ایک تبلیغی مکمل ہے، چلا رہے ہیں، اور وہ آج ادب اسلامی پر نہ اکرہ علمی کا انعقاد اسی غلظت ادارہ کے تعاون دیزیں باقی میں کر رہا ہے۔

سے انجام دے رہا ہے، ایک مرکز برصغیر ممالک شرقی کے لکھنؤ میں اور دوسرا ممالک عربیہ کے لئے ریاض میں ہے۔ لکھنؤ کا مرکز سہ ماہی ترجیhan کی اشاعت کے ساتھ سالانہ مذاکرہ علمی کسی بڑے

شہر میں کسی نئے ادبی موضوع پر متفقہ کرتا ہے  
یہ اس کا بارہواں نزَاکرہ علمی ہے جو دارالمحنفین  
کے تعداد و میزبانی میں انتظام کر دھ میں ہو رہا ہے

الحمد لله آج سے دس سال قبل ندوی العلماء  
لکھنؤ میں حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حسینی ندوی  
کی صدارت درہنگانی میں رابطہ ادب اسلامی کا جو  
ٹائیپی اجلاس ہوا تھا۔ اور جس کے مندویین عرب  
مغیر علی بن عثیمین اور علمی امراء کنز سے اسی طرح

دیگر عرب یو یور سیلوں اور ہی مہارے اندر  
اک رئٹریک ہوئے تھے جس طرح بر صنیع کے مندوں میں  
شریک ہوئے تھے، وہ آج ایک پھل دینے والا  
درخت سن کاٹے۔

حضرات! اس مذاکرہِ علمی کے لئے موضوع کا انتخاب دارالعمنفین کے ترجیحی موضوع کی رعایت سے مسوائی ادب و تذکرہ نگاری، رکھا گیا ہے دارالعمنفین کی سب سے بڑی اور قابل غیر پیش

اس کی "سیرہ النبی" ہے جس کی نظر دنیا اُسے اسلام میں تصنیف، کی جانے والی اس موضوع کی کتابوں میں نہیں ملتی، سیرت نبوی سے قبل "الفاروق"

اما مون، کا غلبلہ بلند ہو چکا ہے، پھر تذکرہ دیوارخ  
کے موصوع کے دائرہ میں چند رچنڈ اہم تصنیفات  
نہ ہو پڑ پر چوٹیں، ان کی تصنیف و تالیف میں  
”الحمد لله رب العالمين“ کا انشاء فقہ اسکا انتہا کر دے

دارِ حکمیں ” کے باریوں دریسوں ۸ اصی رہر دھ  
ہلوب نگارش اور ادب شناس و محققانہ اسلامی  
تکمیل اس علمی دیانت دینبندیگی کے ساتھ جس کا یہ موضوع  
حددار ہے، استعمال ہوتا رہا ہے، آج ہم اسی وظیرہ

پر مذکورہ دسوارخ کے موضوع پر جیسیں "ست بنوی مذکورے دسوارخ اور آب بیتی جو کہ اس کی بڑی شاپریزی ، مقالے سن سکیں گے ، اور اس موضوع پر جو

கிருஷ்ணராமா

کا حسد بہت نایاں ہے۔  
حضرات! سیرت نبوی اگرچہ ایک شخصیت  
کی سوانح ہے مگن اس پر کئے دلوں کا تعدد و تنوع  
اس عظیم شخصیت کے اوصاف کی نورت درہنا لی کی وجہ  
سے اس حد تک پڑھلے کہ وہ سوانح خواری میں بالکل  
علیحدہ اور مستقل باب بن گیا ہے اور اب سیرت نبوی سوانح  
خواری کا جزو ہونے کے بجائے خود اپنی علیحدہ حیثیت  
کی مالک ہو گئی ہے۔ جس پر گزشتہ صدیوں میں برا بر  
طبع آزمائی ہوتی رہی ہے اور برا بر جاری ہے۔ جس طرح  
حیثیت شاعری میں فعیتہ شاعری کو علیحدہ فن کی حیثیت سے  
حاصل ہو گئی ہے اوسک پر اہل فن علاحدہ صرف کی حیثیت سے  
پیش کرتے ہیں۔

سوائغ نگاری میں آپ یعنی نے بھی اپنے ایک  
مستقل مقام بنایا ہے اور اس میں چونکہ رادی صرف لوگ  
یا اسٹاپ ہمیں بلکہ خود اصل ہوتا ہے اس لئے جو تصور کر کشی  
دہ کرتا ہے وہ دوسرا ہمیں کر سکتا، اور جب آپ یعنی  
لکھنے والے کا قلم بھی ادب شناس ہے تو بات کہیں سے کہیں  
پڑو پہنچ جاتی ہے۔

حضرت! سوانح لگنگاری کی تینوں فسمیں ہمارے  
حدود محترم مولانا سید ابوالحسن علی حسینی ندوی مذکور اعلیٰ کے بھی  
ترجمی موصوعات ہیں۔ اور جو نگران کا تعلم بھی ادب شنی سے ہے،  
اس سے ان کے تحریر کردہ تذکروں میں لطف بیان کرایاں ملتا  
ہے، اس سیمینار کے لئے اس منبع کے اختیار کرنے میں ان  
کی رائے معمور ہے۔

خود نوشت سوانح کی تصنیفات اس صاحب علم کے  
ازار نکر دو حق کا اثر زیادہ پایا جاتا ہے اور خود نوشت

کام قدیم دجدید مہد میں ہوئے ان کے جائزہ اور تاریخ سے استفادہ کر سکیں گے، ہمارے مندوں میں اس سلسلہ میں جو پیشکش کریں گے وہ ادب اسلامی کے سرمایہ میں ایک مقید را خافہ ہو گا۔

حضرات! سوانحی ادب بڑا متنوع اور دور رسم اشارات کا حامل ادب ہے، یہ اپنے حاصل کو اس کے ذوق فنکر اور اسلوب بیان کے لئے اپنی میدان کا رہیا کرتا ہے اور تذکرہ لگارا پنچ پسند کے طرز بیان اور اپنے مقصد کے لئے اس کو کامیاب نہیں بھی بناتا ہے، اس موضوع کا جو علمی حق ہے بعض اہل قلم بہت اچھی طرح ادا کرتے ہیں، لیکن بعض اہل قلم اس کے ادا کرنے میں قاصر بھی رہتے ہیں، بعض اہل قلم اور زندگی کے اہم حالات کو محفوظ کر دینے سے پڑی، جو کہ «اصحاح الرجال» کے نام سے ایک مستقل فن ہنگی شعفیتوں کے حالات محفوظ کرنے کا کام «لبقات» کے عنوان سے رواۃ حدیث کے علاوہ اہم شخصیات کے لئے بھی کیا جانے لگا، اسیں «لبقات ابن سعد» کو اولین حیثیت حاصل ہے، پھر اہل علم کے مختلف گروہوں کے لئے علیحدہ علیحدہ لبقات پر بھی کتنا بیس تصنیف کی گئیں، ادب کے تعلق سے بھی مناز شعفیتوں کے حالات قلبند کئے گئے، پھر تبدیلیج اہم شخصیات پر مستقل کتابیں لکھی جانے لگیں، اس طرح کے مصنفوں میں علام ابن الجوزی، علامہ یاقوت حموی اور قاضی ابن حالکان کے نام نامیں ہیں۔

اس میں "افسانہ تکاری" کے فن کی آمیزش کر دیتے ہیں، اور بعض اپل قلم اپنی ذاتی فکر و نظر کو پیش کرنے کے لئے اس موضوع کے ہام کی تختی استعمال کرتے ہیں، اس طرح یہ موضوع مختلف انداز کا شکار بھی بناتے ہیں اور مختلف صورتوں میں ظاہر ہوتا ہے۔

اسلام میں سوارخ تکاری کا آغاز حضورؐ کی سیرت طیبہ سے ملتا ہے اور سیرت نبوی کی تصنیف

کا آغاز منازعی ”لی احادیث سے ملتا ہے، اور اس کام میں محمد بن اسحاق کا نام اولین حیثیت رکھتا ہے، ان ہی کی روایات کی بنیاد پر ابن ہشام نے خود کی سیرت طیبہ تیار کی، جو اپنی متعدد خوبیوں کی بنیاد پر سیرت بنوی کے باب میں بہت امتیاز رکھتی ہے اور اس کا اسلوب بیان ادبی خوبیوں سے بھی مالا مال ہے عصر عباسی کے آغاز کے ساتھ عربیوں میں علوم و فنون کی تقدیم کا عہد شروع ہو گی تھا جس نے ترقی کر کے اس کو اپنے کال تک پہنچایا۔ جو اسلامی تاریخ کا درختان باب ہے، اسیں شخصیتوں کے حالات تلبیہ کرنے کا سلسلہ بھی شروع ہوا جس کی بڑی صورت احادیث رسول ﷺ کے روایوں کے معالم اور صفات کو جاننے کے لئے انکی خصوصیات

**تحفظ مدارس کا فریض غازی پور میں علماء کی قوی محی و ملی خدمات کا اعتراف**

**تحفظ مدارس اور تحفظِ شریعت کے لئے جدوجہد کا عزم**

مولانا عزیز الحسن صاحب مہتمم مدرسہ

کی اصطلاحات میں بات کرتے ہیں یا سوچتے ہیں۔

## تیفڑے مدارس اور تحفظِ شریعت کے لئے جدوجہد کا عزم

مولانا عزیز الحسن صاحب مہتمم مدرسہ غازی پور میں ۸ نومبر کو ٹاؤن ہال کے وسیع  
بزرہ زار پر تحفظ مدارس کا انقرض کا انعقاد ایک ایسا  
تاریخی واقعہ بن گیا ہے جو بہت دنوں تک یاد رکھا جائے  
گا۔ اس کا انقرض کی تیاریاں گذشتہ ایک ٹہینہ سے جاری  
چھیں۔ اس میں اتر پردیش اور بہار کے مدارس اسلامیہ  
کے کئی سو مندوں اور ملک کے ممتاز علماء و ماہرین تعلیم  
شریک ہوئے۔ کانقرض کا افتتاح دارالعلوم کے ہشم  
حضرت مولانا محمد رابع صاحب حسنی ندوی نے کیا۔ اپنی  
افتتاحی تقریر میں انھوں نے فرمایا کہ ہمارے مدارس  
ایک کھلی ہوئی کتاب کی طرح ہیں، جس کا جویں چاہے اگر  
دیکھ لے یہاں کیا ہوتا ہے۔ مدارس کو دہشت گردی  
کا اڈہ اور ان میں پڑھنے اور سفر ہانے والوں کو مجرما  
ثابت کیا جائے گا تو ہمیں باہر نکل کر اپنی بات کہنی ہی  
پڑے گی۔ مدارس دین کے قلعے ہیں، ان کی حفاظت  
ہمارا فرض ہے۔

کی اصطلاحات میں بات کرتے ہیں یا سوچتے ہیں۔  
حضرت مولانا محمد سالم صاحب قاسمی سہم و قوف  
دارالعلوم دیوبند نے اپنی فاضلاظ تقریر میں علم کی حقیقت  
پر روشنی ڈالی اور تفصیل سے بتایا کہ علم بھائے جو  
ذہن و دماغ کو روشن کر سکتا ہے اور علم سے علم کا  
مرکز ہیں، ہماری علمی شناخت ان ہی مدرسوں سے  
ہے، اگر یہ ختم ہو گئے تو ہماری پہچان ختم ہو جائے گی،  
تاج محل اور لال تکوہ ہماری شناخت کے لئے کافی نہیں  
ہیں۔ انگریزوں نے یہ طے کیا تھا کہ اسلام کی ساری حصے  
شاد اپنی مدرسوں سے ہے اور مسلمانوں کے قلب میں  
اسلام کی محبت ان ہی کے دم قدم سے ہے لہذا ان  
کو پہنچنے ختم کرنا چاہئے، انھوں نے بہت کوشش کی مگر ان  
کو ممانع کے اور خود مٹ گئے۔ انشا اللہ آج بھی بدارک  
پر حمل کرنے والے کامیاب نہیں ہوں گے۔ مدارس میں  
کیونت علم اور سوزنِ عشق دونوں کی ضرورت ہے، تکب  
حافر ہو تو اپنے اندر عشق نہیں پیدا کر سکتے اپناء مدارک

اس کے بعد صدر استقبالیہ حمزہ اشراق بیگ نے اپنا خطبہ پڑھا، انہوں نے خطبہ میں تفصیل کے ساتھ علماء کی ان قربانیوں اور خدمت کا تذکرہ کیا جو ملک کھے آزادی کے لئے علماء نے انجام دی تھیں۔ صدر اجلادس حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی مذکار نے اپنی صدارتی تقریر میں قرآن کی روشنی میں علم و علماً اور مدارس کی ضرورت و اہمیت بیان کی اور ان کا مقام تعین کیا۔ آپ نے فرمایا کہ زمانہ کتنا ہی بدل جائے یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ دین آٹا آٹا ڈیٹ ہو جائے۔ دو چیزیں بہت ضروری ہیں، ایک یہ کہ ہم اپنی اصل پر قائم رہیں اور دوسرے یہ کہ دین کی خدمت کریں۔ زمانہ بدلتا رہتا ہے مگر دین دائمی و ابدی ہے، دین

باجماعت جائز ہے یا نہیں؟  
 ج: سجد کی چہار دیواری کے اندر نماز پڑھنے کے  
 قبریں نمازی کے سامنے اور دائیں اور بالائیں نہ ہوں  
 تو نماز بلا کراست درست ہوگی۔

باجماعت جائز ہے یا نہیں؟  
ج: مسجد کی چھار دیواری کے اندر نماز پڑھنے سے  
قبر سی نمازی کے سامنے اور دائیں اور بالائیں نہ ہوں  
تو نماز بلا کراہت درست ہوگی۔

---

## بُحْبَّیٰ کے فایِنِ تعمیرِ حیات سے

بُحْبَّیٰ کے فایِنِ تعمیرِ حیات حضرات سے گذاش  
ہے کہ تعمیرِ حیات کے سلسلہ میں رقم جمع کرنے یا  
خواہد بننے کے سلسلہ میں ذیل کے تہ پر رابطہ  
قام کریں۔ وہاں ان کو رقم جمع کرنے کی  
رسیدِ دل جائے گی۔



**ALAUDDIN TEA**  
Tea Merchants

44, Haji Building,  
S. V. Patel Road, Null bazaar, Bombay-400 003.  
Tele. : Add Cupkettle Tel. : 3762220/3728708  
Tel. IRI 3095852

۲۳ نمبر اور ۱۲ نمبر کی اسپیشل چائے  
حاصل یکجتنے۔

پندرہ روزہ تعمیر حیات  
ایک تحریک ہے، اس کی  
توسیع اشاعت میں حصہ لیں۔

# جرائم پیشہ لوگوں کا قولِ سلام

ایک تو مُطلقی جو دل میں وعوتِ اسلام کا جذبہ رکھتا تھا۔ کسی بہودی کو پتھر راستے پر جیسے

زمانہ پیدا گیا، طرزِ تعلیم پیدا گی۔ میں بھی اپنا نظر آور  
خلافی پیدا ہے اور دن بھر ہوتے رہیں گے  
ہم نے اپنے نظامِ حکومت کو دھوکہ میں قائم کر دیا دین  
اور دن بھر کے دو حصے کھلتے چلے گئے۔ یہ سائنس کا درجہ  
ادارہ میں کوچھ میں کرنا ہو گا۔ مولانا مصطفیٰ  
لے یونیورسٹی میں کوڈے کے بارے میں کیا کہ اس کو  
ہرگز قبول پسی کر سکتے۔ قانون نافذ کرنے والوں سے  
ہم کہنا چاہتے ہیں کہ آپ اپنی آبادی کو پریشان  
کر کے حصیت مولے رہے ہیں۔ دفعہ ہم کو حذف  
کریں اور زیرِ ملک بھر جائے گا۔ انتشار کروں ملک  
ہو جائے گا۔ آپ نے تحقیقِ شریعت پرست کو کامیاب بنانے  
کی اپیل بھی کی۔

آخر میں حضرت مولانا محمد فاضل صاحب خازی  
پوری نے اپنی حضرت طریقِ حرام تقریب میں کہا کہ شریعت کی  
حفاظت کا جذبہ بہارے دل میں لازمی طور پر ہونا  
چاہیے۔ مدارس اسیت کی سوکھی کھنکی کی اپیالی کے  
لئے ہیں۔ یا اگر باقی ہے تو ہمارے لئے کوئی خلعل کی بات نہیں تھی۔ جیلوں میں  
پڑے سے مرتبہ رہتے ہیں تم نے ان کو جس راستے پر ہذا لئے کی کو شکش کی ہے وہ ہمارے دباؤ دکو  
خطے میں ڈال دے گی، ہم تھیں ان کے ساتھ نہیں رکھ سکتے۔ اور ناجام کار اسے قیدِ نہایتی میٹھے  
ہیں، اس مردم کو جراحت انجی بھا نہیں ہے۔ ضرورت  
اس بات کی ہے کہ ہم اپنے مقام کو بھا نہیں ہے۔ ہمارے  
اندر شریعت کی حفاظت کا جذبہ ہو گا، ہم اپنے دل کو

جو زیر میں مدد و ستائی عالم کو ان کا فرض یادداشتے  
رات کو جھیلے پہنچا گا خداوندی میں مسجدہ ریشمہ تے  
ہوئے کہ وہ وطن و منون کا خواہ ہرگز پورا  
ہیں۔ اس طرح تحفظ مدارس کا حق قافلہ دار الحلوم نہ کہ  
زہر نہ دیں۔ تجویز میں اہل مدارس سے مظاہر کیا گیا  
کی تلاشی دبے حرثی کے بعد مشرک کی جگہ جو میں نکلا تھا میں  
وہ خرچا دبے حرثی نظام کو جو کس بنائیں، طلبہ میں علم  
کی سستی اور ذوق و شوق بیدار کرنا کے اختتام کو پہنچ گیا۔ پہاڑ  
میں بھلی کے مقنوں پر پروانوں کا جھومن اور جان سپاری  
ہرگز توجہ طالب پر نہیں مطاطھ پر ہے، اس کے لئے باول  
سازی کی جائے۔ ہمیں نے زمانے کے سچے کو قبول کرنا  
چاہئے اور دین پر آئے دن ہونے والے حمل پر یوں نظر  
ہون حملہ کو متبر جیا گیا ہے کہ وہ ایسے حالات پیدا  
زہر نہ دے جن سے مدارس کے حلقوں میں اور سائنس  
میں بدبدل دبے ہمادی پیدا ہو گی تھی۔ اس تاریخ  
سازِ جلاس نے دی۔ کے جیں کی بیویت کو جیسا تزویہ  
کا سلسہ میں اس وقت ختم ہوا جب اللہ کی یاد بڑے

چوں سچ از پے علم باید گداخت  
کرے علم نخال خدار اشناخت

یہ اہل اس ملت لئے جس جاری رہا اور سائنس

دیپھی سے سنتے ہے۔ دلوں کو تجویزیں والی تقریب دیں

کا سلسہ میں اس وقت ختم ہوا جب اللہ کی یاد بڑے

# رَابطَةِ اَدَبِ اِسْلَامِ کے سیمینار

## مُنعقدہ دارالْمُصْتَفِينَ کے متعلق اخباری رپورٹ

یونیورسٹیوں یا ادارہ میں صدر شعبہ میں، بیسے پردھن  
بہادر دہلی شہر فارسی نہر دیو نویں سی، پرنسپل خانہ  
فاروقی شعبہ عربی دہلی یونیورسٹی پر فرمائنا تھا۔ اور  
ندوی شعبہ عربی کا کوئی کوئی یونیورسٹی اپر دیس پر خود  
ندوی شعبہ عربی دہلی یونیورسٹی اور پرنسپل خانہ  
باقی صدر شعبہ عربی خارجی میں صدر شعبہ عربی کا صدر مولانا میں رکھنے  
اور ندوی اسی میں صدر شعبہ عربی کا شعبہ عربی کے صدر مولانا میں رکھنے

رابطہ ادب اسلامی کا بارہ ماہی سالانہ سیمینار  
بر صیغہ مفت، علمی و تحقیقی اسلامی ادارہ دارالْمُصْتَفِينَ  
محترم اسی ندوی نئے نئے شرکت کی، جلسہ کی صورت  
شعبی ایک ٹھیکانہ تھا جس میں بروز جمیں اور نوبت کو شروع  
صدر رابطہ حضرت مولانا سید ابوالحسن علی سی ندوی  
ہوا، دارالْمُصْتَفِينَ کا ادارہ آج سے اٹھی سالی تبلیغ صیغہ  
مذکور اسی طبقہ کو بلکہ اور کہا کہ میں دوست از طور پر تم سے ایک سوال کرنا گزی جائی ہے  
امتحان نے اسی طبقہ کو بلکہ اور کہا کہ میں دوست از طور پر تم سے ایک سوال کرنا گزی جائی ہے  
پیش تھا ان کی اصلاح کس طور پر ممکن ہو۔ ہم نے ان سے ملاؤں ہو کر ہم ان کو مستقل طور پر اس خصوصی بیس  
یں ڈال رکھا تھا اور تم نے اسی کا بجا و دیکھا ہے اور پہلے  
ایک خوش مورخ، ادیب، عالم دین علماء شعبی شعبی کی  
شہر ہبھی جواہر اس نئے نئے شعبہ عربی کے  
علاء خود نوشت سوانح داپ میں جیسی جاتی ہے، رابطہ  
ندوی استاد دارالعلوم ندوہ اسلام، معاون نامہ رابطہ  
علاء مدت سیمان ندوی اسلام اسی میں جیسی جاتی ہے، رابطہ  
ادب اسلامی کا بارہ ماہی سیمان ندوی اسلام ندوہ اسلام  
مودودی ندوی نے غنی، ملکی و ادبی تحقیق و تصنیف کے  
ادب اسلامی ہندوستان کے مختلف بڑے شہروں میں کی  
میدان میں ترقی دی، اس ادارہ سے غیر معمولی خصوصیات  
کی معتقد کتابیں شائع ہوئیں۔ بعض کی تقدیر دسری اسلامی  
صرف ہندوستان ہی کے ہمیں بلکہ بر صیغہ مفت، عالم  
زبانوں میں نہیں طبقی، جیسے سیرت بنوی شریف کو جلدی  
در اصل رابطہ ادب اسلامی کا بر صیغہ دعا کی شعبی  
اسلامی کی نطبی استقبالی پیش کیا۔

دارالْمُصْتَفِينَ کے نام نے اپنے خلائق استقبالی میں  
چنانوں کو نوش آمدید ہے جو سے علم الاصح کی سرین  
شبیل رحمۃ اللہ علیہ شروع کی، اور عالم دیسی سیمان ندوی  
کی خصوصیات کے ضمن میں ان علماء و فضلا کا ذکر  
سلاذ منعقد کرتا ہے، علم کو بعد سے جل ایک سیمان  
لکھنی کی، پھر صاحب کرام، تابعین عظام دفعہ تابعین اور  
اسلامی تاریخ کی متعدد حصیتوں نیز علوم دفنون، جغرافیہ  
شاخت دادب کے مختلف موضوعات پر قلمی کاریں یار  
بنارس، رائے بری اور دین کے طقوس میں بہت پسند کی گئی  
کی گئیں، جن کا سلسلہ اسی ادارہ کے بانیوں اور رفیقوں  
کے تلمیز سے جاری رہا ہے، دارالْمُصْتَفِينَ نے تحقیق و تصنیف  
میں شروع ہی سے نہایت سنبھلہ، علمی اور مناطقی  
انداز اختیار کی اور اسی کے ساتھ علم کی شکلی، س کا  
پیش کر کرے ہوئے یہ بتایا کہ رابطہ کا قیام آج سے دکان  
خاص اختیار رہا۔

اس ادارہ نے اپنی اس خصوصیت میں اور  
اس ملکی سریا کے ذریعہ جو اس نے اپنی علم اور اپنی مطالعہ  
کو پیش کیا ہے، بر صیغہ اور بر صیغہ ربط رکھتے ہیں اسی  
جامعات جیسی ندوہ اسلام، سرفہرست ہے، کے نمائے  
ہیں بھیں۔ بلکہ اسکی درگاہ پر شاخوں میں متعدد حضرات اپنی اپنی  
شرک ہوئے، ان نمائے گان میں متعدد حضرات اپنی اپنی  
پیشہ تھا۔

لما۔  
لماجی کی تقریر نشست مولانا آقہ، الورین صاحب ندوی کے چامن  
آقی نے ادب میں منعقد ہوئی۔

ذکرہ کے اختتام پر اعلان کی گی کہ اگر  
ذکرہ اثرِ اللہ حیدر آباد میں جامع سبیلِ اسلام  
کے ناظم مولانا محمد رضوان القاسمی کی دعوت پر ان  
کے جامع سبیلِ اسلام میں منعقد ہوناٹھ ہوائے۔  
تاریخوں کا اور ممنوع کا اعلان بعد میں ہو گا تاریخوں  
کا اندازہ آغاز نومبر کا ہے۔

لبقیہ: مطالعہ کی میز رکھ

بک کو بک کئے جدھا ہے معامل اتفاقیتوں سے متعلق ہو جرأت  
سے کام لیتے ہیں، آخری مخفین پہنام نہاد اروں شوریٰ کا ہے  
جو موہوف کے دسکر معاہیں بھیڑا حقائق دو احوالات کو  
مسح کر کے بیش کرنے اور بغیر کسی ثبوت کے بُرے بُرے  
دعوے کرنے کا نمونہ ہے۔ لائق مرتب نے یہ اچھا لیکر رجے  
پہلے خود اپنا ایک مراسل جو اروں شوریٰ کے مذکورہ بالا  
مخفین کے جواب میں پانیز (PIONEER) کے

۲۳ دسمبر ۱۹۹۵ء کے شمارہ میں جھاتا شامل کر دیا۔  
میرزا ریسچ سینٹر اور فاضل مرتب جانب شارق ملکی  
صاحب مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہیں نے ہندوستان کے جنگ  
محتر رانگر بزرگ اخبارات میں نمودہ الخلق ہیں جو اپریشن  
تجسس و تحقیق روپورلوں اور مراسلوں کو کنٹلیں دیکھ لے  
تائیں یعنی و دستاویزی چیزیں بخش دی ہے تاکہ آئندہ وال  
سلیں بھی اپنے علی اور تحقیقی کاموں میں اس سے مدد نہیں  
لیں سائل سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے عموماً  
اور اہل مدارس کے لئے خصوصاً یہ کتاب قابل مطالعہ و  
لائق استفادہ ہے  
کتاب میں مظاہر کی فہرست موجود نہیں ہے اسی  
ہے کہ اگلے ایڈیشن میں اس خاتمی کو دور کر لیا جائے گا  
(۲ آفیشہ عالم ہندوی)

سابق صدر صحیہ عربی جامعہ ملیہ دہلی دینکوہ بھیز سینٹر  
جید آباد نے کی۔ اور نظمت پر ویسرا میں اچھی پستی  
صاحب سابق استاذ شعبہ اردو پونا یونیورسٹی نے کی۔  
پانچویں نشست کی مددادت مولانا مصطفیٰ الدین  
اسلامی تالیم دار المصنفین نے کی، اور نظمت کے  
ذریعہ ڈاکٹر محمد سان فاسندوی استاذ شعبہ عربی  
بجپال پونیورسٹی نے انجام دی۔

چھٹی نشست کی صدارت پر ویسٹر محمد راشد  
نہ دیکھی۔ اور تھامت مولانا محمود الازہار حب  
نہ دیکھی۔ یہ معاملات کی آخری نشست تھی، اس  
کے بعد افتتاحی نشست ہو کر تھا وہ مسکن کی گئی۔

سینئار محمد ارنومبر کو شرداع ہو کر کیشہز  
۹۵ نومبر کو ختم ہوا۔  
اس احتامی نشست کا آغاز ناظم رابطہ  
ادب اسلامی کے تمہیدی کلمات سے ہوا۔۔۔۔۔  
انہوں نے دارالمحضین اور دیگر میزبانوں کا مشکریہ ادا  
کیا۔ اور مندوں و حاضرین کی شرکت پر قدردانی  
کا انعامہ رکیا، نیز جامعۃ الرشاد کے ناظم مولانا عجیب اللہ  
صاحب ندوی اور جامعہ اسلامیہ مختلف پور کے بانی۔

وہ صدر داکٹر مولانا نقی الدین صاحب نددی استاذ زبانوں میں مناسب طریقہ سے منتقل کرنے  
العین یونیورسٹی ابوظہبی کا شکر یہ ادا کیا کہ انہوں نے  
ایک ایک وقت عشا یہ پر تمام مندرجہ میں کو مدعو کیا ،  
اور مولانا نقی الدین صاحب نے جلسہ کی ایک نشست بھی  
اپنے یہاں رکھوائی ، اور رابطہ کے ساتھ مالی تعاون کا  
بھی اشارہ دیا۔ پھر یہ تعاون ادا بھی کیا۔

ناظم رابطہ کے تہییدی کلمات کے بعد ناظم  
دارالمحنتین مولانا ضیاء الدین صاحب اصلاحی نے  
عنصر تحریر کی۔ اور اس میں اس مذکورہ کے انقاد  
پر روشنی ڈالی، اور اسکی کامیابی اور پر دفیسوں  
و اساتذہ مدارس کی بھاری شرکت پر اطمینان و سرت  
کے اساسات کا اظہار کیا۔ اور رابطہ کے ذمہ داروں  
اور مندوں میں کاشکریہ ادا کیا، نیز دارالمحنتین کے  
 تمام ششیں دارالمحنتین کے ذمہ  
اویس علی مذکورہ الحادی کے سفر  
اور تکری و استان کے جذبات کا اظہار کی  
حضرت محمد وحی نے زحمت سفر برداشت  
یہاں تشریف لا کر کارکنان رابطہ ادب  
و مندوں میں کا حوصلہ بڑھایا، اسی طرح ح  
مدظلہ کی عمر اور صحت میں ترقی وزیادتی  
تکام ششیں دارالمحنتین کے ذمہ

کی نشست میں پیش کر دیں گے۔

خطبہ صدارت کے بعد مندوں میں کی خامشگی بالترتیب  
پروفیسر عبد اللہ زادہ اور پروفیسر محمد راشد زادہ نے کی  
دووں حضرات نے اپنے کلمات میں مولانا ابو الحسن علی  
زادہ مذکور کو ادب اسلامی کی تحریک کا روح روان قرار  
 دیتے ہوئے ان کی کتاب "مختارات من ادب العرب"  
کو ادب اسلامی کا بہترین مخوبہ قرار دیا، پروفیسر  
محمد راشد زادہ نے رابطہ کی ضرورت و اہمیت کا تذکرہ  
کرتے ہوئے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ اس کی نتیجہ  
میں ایک اسلامی رنگ لئے ہوئے جانزار ادب پرداز  
ہوتے ہے پڑھو کر نئی نئی اپنی احساس کھتری کو دور  
کر سکے۔

ہماؤں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مولانا محمد رابع  
نڈوی مذکلہ اسالی نے اس اجلاس کے اختتام کا اعلان کیا  
اختتامی اجلاس کے اور مقالات کی نشتوں کا  
آنغاز کیا گی ، موضوع کو اس کے اقسام کے اعتبار سے  
چونشتوں میں تقسیم کیا گی ، سیرت لکھاری کیلئے شروع  
کی دو نشیطیں اور خود نومنت آپ بیتی کے لئے بعد کی  
دو نشیطیں منعقد ہو گیں ۔

پہلی نشست کی صدارت ڈاکٹر عبد اللہ عباس ندوی  
استاذ ام القری یونیورسٹی مکہ مکرمہ نے کی نظمات کے  
فرائض دہلی یونیورسٹی کے استاد ڈاکٹر محسن عثمانی ندوی  
نے اخراج دئے۔

دوسری نشست کا صدارت پر فیصلہ ضیا الرحمن  
خاروچی سابق استاد دہلی یونیورسٹی میں دہلی نے کی۔  
اور نظامت کے فرمان پر فیصلہ ضیا الرحمن ندوی  
استاذ سابق صدر شعبہ عربی جامعہ ملیہ دہلی نے انجام دئے۔  
تیسرا نشست کی صدارت پر فیصلہ ضیا الرحمن ندوی  
صدر شعبہ عربی دہلی یونیورسٹی نے کی اور نظامت کے  
فرمان مولوی محمد نعیم الصدیق ندوی رفیق دار المصنفین  
نے انجام دئے۔

چو فتحی اشت کی مصادرت پر د فیسر عبد الحکیم نہ دردی

پا رہا ہے، رابلطہ ادبِ اسلامی کے نظام کے مقابلے  
بر صغیر اور حمالکِ مشرقی کے دائرہ میں چار ملکوں  
رس اور بیانِ عربیہ کے شعبہ کے دائرہ میں پانچ  
کی تصنیفات میں اس موضوع کا حصہ تھا یا ان بتایا اور  
یہ بھی بتایا کہ مولانا کا قلم دیگر خصوصیات کے ساتھ  
ادبِ شناس تلمیز ہے۔ اس نے ان کی تحریر میں زیاد  
خود کی درجے سے ستر جمی جاتی ہیں۔

توں یہ باقاعدہ مراکز قائم رہیں، ان میں یہ مردوں  
سے سہ ماہی آرگن بھی نکلے۔ ہے جس "مثلاً لکھنؤسے"  
وہ میں "مکاروان ادب" "ربیاضہ و بیرودت" تے  
جی میں "الادب الاسلامی" "مراکش" سے عربی میں  
لکھا۔ ترکی سے "الادب الاسلامی" "ترکی  
ن میں، اور بنگلہ دیش سے بنگالی میں علمی و ادبی  
و مزاج کے باوزن رسائے نکلے ہیں، ان  
علاوہ ہر سال ایک نئے موضوع پر سینما روپ ہوتا  
ہے، مثلاً "المصنفوں عنانم" جو میں جور بات

پورٹ میں انہوں نے حالیہ سینما کے موہنہ ریڈشنی ڈالی اور بتایا کہ تذکرہ نویس خواہ کسی کے کی ہو یا خود اپنی "خود نوشت" ہو اتر گانا۔ اس جوتی ہے۔ تذکرہ نویسی کا ایک جزو، یہ تیز بولی، میکن اس نے اپنے خصوصیات اور مختلف احتیاطات پرستی میں صفت کا مقام حاصل کر لیا ہے۔ تذکرہ نویسی اس کے جزو اپنی شیقی کے اسلوب بیان میں تنوع تھا۔

قدیمی ترجمانی کی وجہ سے پسندیدہ اور مقبول ہے۔

ناظم رابطہ نے صدر ارٹیلری اکاؤنٹری اور لکھنؤ کا فوجی دستبرداری کی  
تاریخی اسلامی کا در المعنین مقصود ملیں وحدت کا ذکر کیا۔ اور در اپنے کذہ داری  
اور المعنین سے تعلق برداشتیا، تیز سینئار کے موضوع  
دار المعنین کا تحریکی موضوع قرار دیا، اور یہاں  
سینئار میں اس موضع کو اضافہ کرنے کی ایسی وجہ  
بنتی۔

\***کوئی بھائی نہیں تھا**



# جس کے نور سے جگنگ جگنگ کرنے کا سار انسار

قصہ رام نگری

ہولی میں چتوں

دینے چنی فرم اور لئیں تکیدے

تھانج آپ میکلنس

نشروت لائیب

ڈی ۱۵۲/۳۷۔ کوئٹی گیچوئی  
(مڈھر جیلان گلی) دارانسی

TAJ OPTICALS

WHOLE SALE SPECTACLE  
FANCY FRAMES & LENSE

PLEASE

CONTACT TAJ OPTICALS

D-37/152, KODAI-KI-  
CHOWKI (MADHURJALPAN  
GALI) VARANASIPh. 352797 Res. 342127  
342106فچ پر نئے درودوں، زخمیوں، بگھنی فالیج  
دروسوں اور دانتوں وغیرہ کی بیماریوں کے  
لئے ۲۵ سالہ پرانی عصیت غرس بوقاف دوا

دل آرام میل سارے میزے

تیار کرد کھکھم قاسمیں کھمہ  
اس کاٹ۔ ہارون جیل اسٹر جکنی بخدا  
خوت۔ جاہلیں دھماں کرنے والا بنی شعرا کے خدا  
کے لئے ہمے رابطہ قائم کریں توں: 233629

علم و تم کے بادل جھائے ایک زمانہ بیت گی  
جگ و جمل کو رنگ جمائے ایک زمانہ بیت گی  
امن و امال کے جامِ اللہ حاۓ ایک زمانہ بیت گی  
پرتم بیار کے بھول کھلاۓ ایک زمانہ بیت گی  
دھرق کو بکھے جمکائے ایک زمانہ بیت گی  
اٹل آئی بنائے جموں بستی بستی چینیں صیس  
آدمیت کی جوت جگائے ایک زمانہ بیت گی  
ایمان کا سافر جملکائے ایک زمانہ بیت گی  
لا دینی سرست پے بھیلی دنیا رب کو بھول گئی  
کمزور شرک کی تاریکی میں دو بہا ہوئے ایک زمانہ بیت گی  
بج کے تاریخ اڑ کو آئے ایک جگ سارا  
باطل کی پتے فرمائرو اُتی ختہ ہی کرتے ہیں طاغوت  
جس کے نور سے جگنگ جگنگ کرنے کا سار انسار  
اس سرتا پا نور کو کائے ایک زمانہ بیت گی  
حکمِ کو رنگوار بنتے ایک زمانہ بیت گی  
ان فی تاریخ میں جس سے بہتر در آیا نہ کوئی  
دو نمری دربار سجائے ایک زمانہ بیت گی  
جو کو بھلا کر ساری دنیا میں ہے ہاہا کار پھیسے  
س کے ان احکام کو کائے ایک زمانہ بیت گی  
نبیوں کے سردار کو کائے ایک زمانہ بیت گی  
جن سے بڑھ کر اس دنیا میں کوئے جو کا اور نہ ہوا  
رحمتِ عالم کی سنت میں دونوں عالم کی ہے فلاح  
ایج اسے عللاً اپنائے ایک زمانہ بیت گی  
یعنی اسے بھوئے بسرتے ایک زمانہ بیت گی  
تسلیم و دعوت کو لے کر طائف کے بازاروں میں  
پیارے ہمیں کو پوچھ رکھائے ایک زمانہ بیت گی  
برداحد کے شہزادہ کی اوازیں سنو، کی کہتے ہیں  
سکو راؤ حق میں کٹائے ایک زمانہ بیت گی  
اس دنی کی خاطر جانِ حسیاناً شکل ہوتا جاتا ہے  
دین کی کھنکش کو سلاٹے ایک زمانہ بیت گی  
جب سے ہم نے دین کو جھوٹا سب ہی آئی بوریشان ہیں  
ایک نئی تہذیب عطا کی جس نے ساری دنیا کو  
علق پر اس تحریک کو جس نے ایک زمانہ بیت گی  
ہر کو راوی ملکی اعلیٰ اور ہوں لاکھوں لاکھ سلسلہ  
اب تک آیا کوئی بیمسر اور نہ کوئی اوتار ہوا  
ختمِ رسالہ کو جگ میں آئے ایک زمانہ بیت گی  
اُن کے ہر دو کو کام دا اب ہی قسمِ سند

جس کو مقصود ریست بتائے ایک زمانہ بیت گی  
جس کو مقصود ریست بتائے ایک زمانہ بیت گی

اپنے ذمہ جو اس کو ادا کرے اور دوسرے کے ذمہ جوے اس پر زور دے بلکہ حادث کرنا ہے وہ  
حمد اور بغض پھوٹ پڑے گا اور یہی اس امت کا عذاب ہے آج دنیا اس کلائد مبتلا ہے۔ آپس میں محبت  
ہوں خلفشار زہر تو عبادت کے اندر جان دیکھوئی آئی ہے مخالفات میں دلکشی آئی ہے جب اپنے حق کو ادا  
کر دے اور دوسروں کے حق کو معاف کرنے والا بنے تو تقویٰ پر رخ پڑتا ہے۔ (حضرت مجیو لولا الفام ارضی)

جانبِ مدنی احمد رابع صاحبِ حقیقی مظلوم کے تاریخِ کھات کے بعد  
دورہ العلامہ کا مختصر تواریخ دیا گیا ہے دا قدر سے مظلوم یک

(SECULAR INITIATIVE

بیہے مشہور اور ادوار کی طرف سے تیار کی گئی۔ ایک جامِ حقیقی پر پڑ  
جو دل میں ایک پریس کا فنگر میں جا رہی کی گئی تھی شان کی کی ہے  
اعبدات کے اداروں کے علاوہ اُنہیں جنبدارِ امپلوی وس، مومنوں  
و بی شرایق کے رائے، سونا طاہر کے بھادر دب بیسے مشہور  
محاذیوں کے تصریح اس بات کی غایبی کرتے ہیں کہ ابھی ہمارے

محل بجا ہوں میں ایسے باضی اور انصاف پسند و ڈک موجود ہیں جو

(دیاں ص ۲۹ پر)

# مطالعہ کی میز پر

تبصرے کیمیاء کتابوں کے دنخواں کا آنا ضروری ہے!

"FIASCO IN NADWA" مذکورہ اسناد مذکورہ

حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حسینی مددی و امداد بکاہم

نضطاد اور تمہیں کاملاً ہر کوتے ہوتے ہے کو شش کر کر

صفحات: ۱۴۲

فابیو ناشر، میڈیا سرچ میز پر پٹ بک نمبر ۰۳، بھٹن

بندو موبائل حکومت کے مقدرات و افہام تأسیف کے

سلسلہ کیمیاء بکاہم: مذکورہ بکاہم

بندو موبائل حکومت کے مقدرات و افہام تأسیف کے

بندو موبائل حکومت کے مقدرات و افہام تأسیف کے

بندو موبائل حکومت کے مقدرات و افہام تأسیف کے

بندو موبائل حکومت کے مقدرات و افہام تأسیف کے

بندو موبائل حکومت کے مقدرات و افہام تأسیف کے

بندو موبائل حکومت کے مقدرات و افہام تأسیف کے

بندو موبائل حکومت کے مقدرات و افہام تأسیف کے

بندو موبائل حکومت کے مقدرات و افہام تأسیف کے

بندو موبائل حکومت کے مقدرات و افہام تأسیف کے

بندو موبائل حکومت کے مقدرات و افہام تأسیف کے

بندو موبائل حکومت کے مقدرات و افہام تأسیف کے

بندو موبائل حکومت کے مقدرات و افہام تأسیف کے

بندو موبائل حکومت کے مقدرات و افہام تأسیف کے

بندو موبائل حکومت کے مقدرات و افہام تأسیف کے

بندو موبائل حکومت کے مقدرات و افہام تأسیف کے

بندو موبائل حکومت کے مقدرات و افہام تأسیف کے

بندو موبائل حکومت کے مقدرات و افہام تأسیف کے

بندو موبائل حکومت کے مقدرات و افہام تأسیف کے

بندو موبائل حکومت کے مقدرات و افہام تأسیف کے

بندو موبائل حکومت کے مقدرات و افہام تأسیف کے

بندو موبائل حکومت کے مقدرات و افہام تأسیف کے

بندو موبائل حکومت کے مقدرات و افہام تأسیف کے

بندو موبائل حکومت کے مقدرات و افہام تأسیف کے

بندو موبائل حکومت کے مقدرات و افہام تأسیف کے

بندو موبائل حکومت کے مقدرات و افہام تأسیف کے

بندو موبائل حکومت کے مقدرات و افہام تأسیف کے

بندو موبائل حکومت کے مقدرات و افہام تأسیف کے

بندو موبائل حکومت کے مقدرات و افہام تأسیف کے

بندو موبائل حکومت کے مقدرات و افہام تأسیف کے

بندو موبائل حکومت کے مقدرات و افہام تأسیف کے

جناب مولانا محمد احمد صاحبِ حقیقی مظلوم کے تاریخِ کھات کے بعد

دورہ العلامہ کا مختصر تواریخ دیا گیا ہے دا قدر سے مظلوم یک

بیہے مشہور اور ادوار کی طرف سے تیار کی گئی۔ ایک جامِ حقیقی پر پڑ

جو دل میں ایک پریس کا فنگر میں جا رہی کی گئی تھی شان کی کی ہے

اعبدات کے اداروں کے علاوہ اُنہیں جنبدارِ امپلوی وس، مومنوں

و بی شرایق کے رائے، سونا طاہر کے بھادر دب بیسے مشہور

محاذیوں کے تصریح اس بات کی غایبی کرتے ہیں کہ ابھی ہمارے

صلب بجا ہوں میں ایسے باضی اور انصاف پسند و ڈک موجود ہیں جو

(دیاں ص ۲۹ پر)

باقیہ: درس حدیث

دھک یا اور سک سک کر رونے لگے۔ ایک شخص کے

سوال کے تینوں میں سب سیاہی کی میں اس کی شخص نے پہلے

سوال کیا کہ میرزا بابا کو کیا فرمائیں کہ اس سے مذاقہ کے

بندی کیمیاء تحریک کی جائیں کہ اس کی مذکورہ

بندی کیمیاء تحریک کی جائیں کہ اس کی مذکورہ

بندی کیمیاء تحریک کی جائیں کہ اس کی مذکورہ

بندی کیمیاء تحریک کی جائیں کہ اس کی مذکورہ

بندی کیمیاء تحریک کی جائیں کہ اس کی مذکورہ

بندی کیمیاء تحریک کی جائیں کہ اس کی مذکورہ

بندی کیمیاء تحریک کی جائیں کہ اس کی مذکورہ

بندی کیمیاء تحریک کی جائیں کہ اس کی مذکورہ

بندی کیمیاء تحریک کی جائیں کہ اس کی مذکورہ

بندی کیمیاء تحریک کی جائیں کہ اس کی مذکورہ

بندی کیمیاء تحریک کی جائیں کہ اس کی مذکورہ

بندی کیمیاء تحریک کی جائیں کہ اس کی مذکورہ

بندی کیمیاء تحریک کی جائیں کہ اس کی مذکورہ

بندی کیمیاء تحریک کی جائیں کہ اس کی مذکورہ

بندی کیمیاء تحریک کی جائیں کہ اس کی مذکورہ

بندی کیمیاء تحریک کی جائیں کہ اس کی مذکورہ

بندی کیمیاء تحریک کی جائیں کہ اس کی مذکورہ

تقریب میاں تکمیر

جناب مولانا محمد احمد صاحبِ حقیقی مظلوم کے تاریخِ کھات کے بعد

دورہ العلامہ کا مختصر تواریخ دیا گیا ہے دا قدر سے مظلوم یک

بیہے مشہور اور ادوار کی طرف سے تیار کی گئی۔ ایک جامِ حقیقی پر پڑ

جو دل میں ایک پریس کا فنگر میں جا رہی کی گئی تھی شان کی کی ہے

اعبدات کے اداروں کے علاوہ اُنہیں جنبدارِ امپلوی وس، مومنوں

و بی شرایق کے رائے، سونا طاہر کے بھادر دب بیسے مشہور

محاذیوں کے تصریح اس بات کی غایبی کرتے ہیں کہ ابھی ہمارے

صلب بجا ہوں میں ایسے باضی اور انصاف پسند و ڈک موجود ہیں جو

بندی کیمیاء تحریک کی جائیں کہ اس کی مذکورہ

بندی کیمیاء تحریک کی جائیں کہ اس کی مذکورہ

بندی کیمیاء تحریک کی جائیں کہ اس کی مذکورہ

بندی کیمیاء تحریک کی جائیں کہ اس کی مذکورہ

بندی کیمیاء تحریک کی جائیں کہ اس کی مذکورہ

بندی کیمیاء تحریک کی جائیں کہ اس کی م